(۱) جس شخص کو اپنے کسی کام یا مقصد کی تدبیر سمجھ میں نہ آتی ہو وہ مغرب اور عشاء کے درمیان ۱۰۰۰/ایک ہزار مرتبہ ''یَا رَشِیْدُ'' پڑھے تو انشاء اللہ خواب میں تدبیر نظر آجائے گی یا دل میں اس کا القاء ہوجائے گا۔

(۲) جو شخص نماز صبح کے بعد ۱۰۰/سو مرتبہ اور نماز عشاء کے بعد ۱۰۰/سو مرتبہ اس اسم کو پڑھے تو اس کے رات دن کے عمل کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے قبول فرمائے گا اور اسے مقربین کا درجہ حاصل ہوگا۔

{۹۹} یَاصَبُوْرُ: اے بڑے صبر اور تحمل والے!

(۱) جو شخص طلوع آفتاب سے پہلے ۱۰۰/سو مرتبہ اس اسم کو پڑھے وہ انشاء اللہ اس دن کی ہر مصیبت سے محفوظ رہے گا اور دشمنوں اور حاسدوں کی زبانیں بند رہے گی۔

(۲) جو شخص کسی بھی طرح کی مصیبت میں گرفتار ہو وہ ۱۰۲۰/ایک ہزار بیس مرتبہ اس اسم کو پڑھے اس سے نجات پائے گا اور اطمینانِ قلب نصیب ہوگا۔

(۳) اگر کسی شخص سے اُس کا آقا، حاکم یا بادشاہ خفا ہو یا کسی عورت سے اس کا شوہر بدکلامی سے بات چیت کرتا ہو تو آدھی رات یا دوپہر کے وقت اس اسم کو ۱۱۰۱/ایک ہزار ایک سو ایک مرتبہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دُعا کرے، انشاء اللہ ایک ہی ہفتہ میں مقصد حاصل کرلے گا، سات دن تک روزانہ یہ عمل کرے۔

(۴) جس کسی عورت کے بچے کا انتقال ہوگیا ہو اور بچے کی جُدائی میں خوب بے چین ہو، تو ایک ۱۰۰۰/ایک ہزار مرتبہ اس اسم کو پڑھ کر پانی پر دم کرکے پانی پلائے، بے چین عورت کے دل کو صبر عطا کرے گا، سات دن تک روزانہ یہ عمل کرے اللہ تعالیٰ بچے کی جدائی کو بُھلا دے گا۔

باب ۶

نوافل کے بیان میں

* تحیۃُ الوضو *

حدیث: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضوء کیا پھر فرمایا: میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اس وضوء کی طرح وضوء کیا پھر فرمایا: جس نے میرے اس وضوء کی طرح وضوء کیا پھر ۲/دو رکعتیں اس طرح سے ادا کیں کہ ان کی ادائیگی کے وقت اپنے نفس سے کوئی بات چیت نہ کی، تو اسکے سابقہ (چھوٹے) گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ (صحیح مسلم، ۱/ ۱۲۲، کتاب الطہارۃ، باب فضل الوضوء والصلوٰۃ عقبہ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص وضوء کرے، اور وضوء بھی اچھی طرح کرے پھر دو رکعت ظاہر اور باطن کی توجہ کے ساتھ ادا کرے تو اس کے لئے جنت لازم کردی جاتی ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم مجھے سب سے زیادہ مقبول عمل بتاؤ؟ جو تم نے اسلام میں کیا ہو؟ کیونکہ میں نے جنت میں اپنے سامنے جوتوں کی آواز سنی ہے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے اپنی سمجھ میں کوئی عمل ایسا نہیں کیا جس سے میں پُر امید ہوں سوائے اس کے کہ میں رات یا دن کی کسی گھڑی میں جب بھی وضوء کرتا ہوں تو اس وضوء کے ساتھ کچھ رکعت نماز ضرور پڑھ لیتا ہوں، جو میرے مقدر میں پڑھنے کے لئے لکھی گئی۔

تحیّۃُ المسجد

حدیث: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اس کو چاہئے کہ بیٹھنے سے پہلے ۲/دو رکعت نماز پڑھے۔ (صحیح مسلم ج۱ص ۲۴۸، کتاب صلوٰۃ المسافر وقصرھا، باب استحباب، تحیۃ المسجد، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

تشریح: مسجد کو اللہ تعالیٰ سے ایک خاص نسبت ہے، اور اسی نسبت سے اس کو ''خانۂ خدا'' کہا جاتا ہے، اس لئے اس کے حقوق اور اس میں داخلہ کے آداب میں سے یہ ہے کہ وہاں جا کر بیٹھنے سے پہلے ۲/دو رکعت نماز ادا کی جائے، یہ گویا بارگاہِ خداوندی کی ''سلامی'' ہے اس لئے اس کو ''تحیۃُ المسجد'' کہتے ہیں (تحیۃ کے معنی سلامی کے ہیں)۔ لیکن یہ حکم جمہور ائمہ کے نزدیک استحبابی ہے۔ (معارف الحدیث)

حدیث: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ سفر سے واپسی میں آپ دن ہی میں چاشت کے وقت مدینہ میں تشریف لاتے، اور پہلے مسجد میں رونق افروز ہوتے تھے، اور وہاں ۲/دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد وہیں (کچھ دیر تک) تشریف رکھتے تھے۔ (صحیح مسلم، ۱/۲۴۸ باب استحباب رکعتین فی المسجد لمن سفر اول قدومھا)

تشریح: آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوتے تھے، اور سب سے پہلے سیدھے اپنی مسجد مبارک میں تشریف لاتے تھے، گویا گھر والوں کی ملاقات سے بھی پہلے بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہو کر اس کی حضور میں ہدیۂ عبودیت پیش کرتے تھے پھر اس کے بعد بھی کچھ دیر تک مسجد ہی میں تشریف رکھتے تھے، اور مشتاقانِ زیارت وہیں آ کر آپ سے ملاقات کی سعادت حاصل کرتے تھے، یہ تھا مسجد کے تعلق کے

بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ، اللہ تعالیٰ ہم اُمّتیوں کو سمجھنے اور اس کی پیروی کرنے کی توفیق دے۔ آمین! (معارف الحدیث)

مسائل

(۱) اگر مسجد میں ایسے وقت داخل ہو کہ اس وقت نماز پڑھنا مکروہ ہو جیسے کہ سورج طلوع ہو رہا ہو، سورج برابر سر پہ ہو، سورج ڈوب رہا ہو تو نماز پڑھے بغیر ہی بیٹھ جائے، ایسے وقت تحیۃ الوضو اور تحیّۃ المسجد نہ پڑھے کیونکہ مکروہ وقت ہے۔

(۲) ۲/دو رکعت پڑھنے کی کوئی خصوصیت نہیں ہے، اگر چار رکعت پڑھ لی تو بھی تحیّۃ المسجد اداء ہو جائے گی۔

(۳) اگر مسجد میں آتے ہی کوئی فرض یا سنت نماز اداء کر لی، تو وہی فرض یا سنت تحیۃ المسجد کے قائم مقام ہو جائے گی، مطلب یہ کہ اس کو پڑھنے سے تحیۃ المسجد کا بھی ثواب حاصل ہو جائے گا چاہے تحیۃ المسجد کی نیت کی ہو یا نہ کی ہو۔ نیت کر لینا بہتر ہے۔

(۴) اگر مسجد میں جا کر کوئی شخص بیٹھ جائے اور پھر تحیۃ المسجد پڑھے تو کچھ حرج نہیں، لیکن بیٹھنے سے پہلے پڑھنا بہتر ہے۔

(۵) بار بار مسجد میں آنے والے کیلئے دن میں ایک بار تحیۃ المسجد پڑھ لینا کافی ہے، چاہے پہلی مرتبہ داخل ہوتے وقت پڑھے، یا آخر میں یا بیچ میں پڑھے۔ (شامی ج/۱)

* * *

نماز اشراق

طلوع آفتاب سے تھوڑی ہی دیر کے بعد ۲/دو رکعت یا جتنی ہوسکیں چار رکعت، چھ رکعت، آٹھ رکعت، نفلی رکعتیں پڑھی جائے تو ان کو اشراق کہا جاتا ہے۔

حدیث: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے صبح کی نماز جماعت سے اداء کی پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کیلئے بیٹھ گیا، حتی کہ سورج طلوع ہوگیا، پھر ۲/دو رکعت اداء کیں تو اس کو ایک حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا، راوی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا پورے (حج اور عمرہ) کا، پورے (حج وعمرہ) کا، پورے (حج وعمرہ) کا ثواب ملے گا۔

حدیث: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے نجد کی طرف ایک لشکر روانہ کیا، جس نے بہت زیادہ اموالِ غنیمت حاصل کیا، اور جلدی واپس آگیا، ہم میں سے ایک شخص نے کہا ہمارے علم میں کوئی لشکر ایسا نہیں روانہ ہوا کہ وہ جلدی واپس آگیا ہو اور شاندار غنیمت بھی ساتھ لایا ہو، تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس قوم کو نہ بتاؤں؟ جو سب سے بہتر غنیمت حاصل کرنے والی اور جلدی واپس آنے والی ہے، وہ قوم جو صبح کی نماز میں شامل ہوتی ہے پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے حتی کہ سورج طلوع ہوجائے پھر اشراق کی نماز پڑھتی ہے۔ یہ لوگ سب سے جلدی (گھروں کو) لوٹنے والے ہیں اور سب سے بہتر غنیمت حاصل کرنے والے ہیں۔ (بزار، ابن حبان)

حدیث: حضرت سہیل بن معاذ رضی اللہ عنہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح کی نماز سے فارغ ہو کر اسی نماز کی جگہ بیٹھا رہے حتی کہ ۲/دو رکعات نماز اشراق ادا کرے، اور خیر کے سوا کوئی بات نہ

کرے، تو اس کی خطائیں معاف کردی جاتی ہیں، اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ سے بھی زیادہ کیوں نہ ہوں۔ (ترغیب)

حدیث قُدسی: حضرت ابوالدرداء اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نقل کیا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اے ابن آدم! تو دن کے شروع حصے میں میرے لئے ۴/چار رکعتیں پڑھا کر میں آخری حصے تک تجھے کفایت کروں گا (مطلب یہ ہے کہ تیری ساری ضرورتوں کو پورا کروں گا)۔ (الترغیب والترہیب)

تشریح: اللہ تعالیٰ کا جو بندہ ربّ کریم کے اس وعدہ پر یقین رکھتے ہوئے صبح اشراق یا چاشت کے وقت پورے اخلاص کے ساتھ ۴/چار رکعتیں اللہ تعالیٰ کے لئے پڑھے گا، انشاء اللہ اس حدیث قدسی کے مطابق وہ ضرور دیکھے گا کہ مالک الملک دن بھر کے اس کے مسائل کو کس طرح حل فرماتا ہے۔ (معارف الحدیث)

حدیث: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صبح کے وقت آفتاب اتنا بلند ہوجائے جتنا عصر کے وقت ہوتا ہے تو اس وقت رسول اللہ ﷺ دو رکعتیں نماز اشراق پڑھتے تھے۔

مسائل

نماز اشراق طلوع آفتاب کے بیس منٹ بعد پڑھی جاتی ہے، افضل یہ ہے کہ فجر کی نماز جماعت سے اداء کر کے وہیں مسجد میں بیٹھا ہوا ذکر الٰہی یا تلاوتِ قرآن کرتا رہے اور نماز اشراق پڑھ کر اُٹھے، اس درمیان میں کسی سے بات چیت یا کام یا تجارت نہ کرے، عورتیں گھروں میں جا نماز پر ہی بیٹھی ذکر یا تلاوت کرتی رہیں اور نماز اشراق پڑھ کر اُٹھیں۔

نماز چاشت

احادیث میں نماز چاشت کی بیحد فضیلت آئی ہے، نماز چاشت کا وقت دن چڑھے زوال سے پہلے پہلے، تقریباً ۱۰/دس اور ۱۱/گیارہ بجے کے درمیان پڑھی جاتی ہے اس کو صلوٰۃ الضحیٰ (چاشت کی نماز) کہتے ہیں، اس کا بھی بہت بڑا ثواب ہے، اصطلاح فقہ میں نماز مغرب کے بعد کی نفلوں کو اوّابین کی نماز کہتے ہیں، جس کے فضائل آگے صفحہ ۳۷۹ پر مذکور ہیں۔ احادیث میں نماز چاشت کی ۲/دو، ۴/چار، ۸/آٹھ، بارہ الگ الگ رکعتیں مذکور ہیں، اس وجہ سے کم سے کم ۲/دو یا ۴/چار رکعتیں پڑھنا مستحب ہیں، اور زیادہ سے زیادہ آٹھ یا بارہ رکعتیں پڑھنی چاہئے لیکن آٹھ رکعتیں پڑھنا افضل ہیں۔ (شامی ج/۱)

☆ حضرت عائشہ ؓ آٹھ رکعتیں پڑھا کرتی تھیں، اور فرمایا کرتی تھیں کہ اگر میرے ماں، باپ بھی قبروں سے اُٹھ کر آجائیں تو (ان کی زیارت اور ملاقات کی خوشی سے سرشار ہونے کی بناء پر) بھی یہ رکعتیں پڑھنا نہیں چھوڑوں گی۔

حدیث: حضرت اُمّ ہانی بنت ابی طالب ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن ان کے گھر تشریف لائے، اور وہاں آپ نے غسل فرمایا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں (اور ایسی ہلکی اور مختصر پڑھیں کہ) میں نے کوئی نماز اس سے زیادہ ہلکی نہیں دیکھی لیکن آپ رکوع سجدہ پوری طرح کرتے تھے اور اسی حدیث کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ یہ وقت چاشت کا تھا۔ (مسلم ج ۱/ص ۲۴۹، قدیمی کتب خانہ، آرام باغ، کراچی)

فضائل

حدیث: حضرت ابوذر غفاری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم

میں سے ہر شخص کے جوڑ جوڑ پر صبح کو صدقہ ہے (یعنی صبح کو جب آدمی اس حالت میں اٹھتا ہے کہ اس کے ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضاء اور ان کا ہر جوڑ صحیح سلامت ہے تو اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کے شکریہ میں ہر جوڑ کی طرف سے اس کا صدقہ یعنی کوئی نیکی اور ثواب کا کام کرنا چاہئے اور ایسے کاموں کی فہرست بہت وسیع ہے) پس ایک دفعہ "سُبْحَانَ اللّٰہِ" کہنا بھی صدقہ ہے اور "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہنا بھی صدقہ ہے اور "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کہنا بھی صدقہ ہے اور "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہنا بھی صدقہ ہے، اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا بھی صدقہ ہے اور اس شکر کی ادائیگی کے لئے دو رکعتیں کافی ہیں جو آدمی چاشت کے وقت پڑھے۔ (صحیح مسلم جلد ۱/ص ۲۵۰، کتاب صلوٰۃ المسافر وقصرھا، باب استحباب صلوٰۃ الضحیٰ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دوگانہ چاشت کا اہتمام کیا، اس کے سارے گناہ (صغیرہ) بخش دیئے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

(جامع ترمذی ج/ص ۱۰۸، ابواب الصلوٰۃ الوتر باب ماجاء فی صلوٰۃ الضحیٰ۔ ایچ ایم سعید کمپنی پاکستان چوک، کراچی)

حدیث: حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص چاشت کی ۱۲/بارہ رکعات نماز ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں سونے کا ایک محل بناتے ہیں۔

(جامع ترمذی ج ۱/ص ۱۰۸، ابواب الصلوٰۃ الوتر، باب ماجاء فی صلوٰۃ الضحیٰ، ایچ۔ ایم سعید کمپنی، کراچی پاکستان)

حدیث: حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ میرے محبوب ﷺ نے مجھے تین باتوں کی خاص وصیت فرمائی ہے، ایک ہر مہینہ تین دن کے روزے، اور چاشت کی ۲/دو رکعتیں اور تیسرے یہ کہ میں سونے سے پہلے ہی وتر پڑھ لیا کروں۔

(صحیح مسلم ج ۱/ص ۲۵۰۔ کتاب صلوٰۃ المسافر وقصرھا)

حدیث: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے محبوب ﷺ نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے، ایک ہر مہینہ تین دن کے روزے اور چاشت کی دو رکعتیں اور تیسرے یہ کہ میں سونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کروں۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۵۰)

حدیث: حدیث شریف میں آیا ہے کہ چاشت کی نماز پڑھنے والا کبھی تنگ دست (محتاج) نہیں ہوگا۔

حدیث: حضرت معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ چاشت کی نماز کتنی رکعات پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ چار رکعتیں اور اس سے زیادہ جتنی اللہ چاہتا۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۴۹)

مسائل: نماز چاشت کی نیت ۲ دو، ۲ دو رکعت کرکے بھی اور ۴ چار، ۴ چار رکعات کرکے بھی پڑھ سکتے ہیں ہر طرح اختیار ہے۔

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ نمازِ چاشت مستحب ہے اس کو بھی پڑھ لینا چاہئے اور کبھی ترک کردیا جائے حضورِ اقدس ﷺ کی عادت شریفہ اکثر نوافل میں اسی طرح کی تھی، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمۃ اللہ علیہ کا عمل بھی اسی طرح کا تھا۔ (اُسوۂ رسول اکرم ﷺ)

حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (کبھی کبھی) چاشت کی نماز (اتنے اہتمام اور پابندی سے) پڑھتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ اب غالباً آپ کبھی نہیں چھوڑیں گے (اور برابر پڑھا ہی کریں گے) اور (کبھی کبھی) اس کو (اس طرح) چھوڑ دیتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ اب (غالباً) آپ اس کو کبھی نہیں پڑھیں گے۔

(جامع ترمذی جلد ۱ ص ۱۰۸، ابواب الصلوٰۃ الوتر، باب ماجاء فی صلوٰۃ الضحیٰ، ایچ۔ ایم سعید کمپنی، پاکستان)

نمازِ اوّابین

مغرب کی فرض اور سنت نماز کے بعد ۲ دو، ۲ دو رکعات کرکے کم سے کم ۶ چھ اور زیادہ سے زیادہ ۱۲/ بارہ رکعات اور ۲۰/ بیس بھی منقول ہیں۔ نفل نماز پڑھنے کو نماز اوابین کہتے ہیں۔

فضائل

حدیث: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے حبیب جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے مغرب کے بعد چھ رکعات (نوافل) ادا کئے اور ارشاد فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعات (نفل) ادا کرے اس کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مغرب کے فرائض کے بعد چھ رکعات ادا کرے ان کے درمیان میں کوئی بُری بات نہ کرے تو یہ (چھ رکعات) بارہ سال کی عبادت کے ثواب کے برابر ہوجاتی ہیں۔ (ابن ماجہ ص: ۹۸، ماجاء فی قیام شہر رمضان، باب ماجاء فی الصلوٰۃ من المغرب والفسد، قدیمی کتب خانہ)

حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مغرب کی نماز کے بعد بیس رکعات (نفل) ادا کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک محل بناتے ہیں۔

(ابن ماجہ، ص: ۶۸، ماجاء فی قیام شہر رمضان، باب ماجاء فی الصلوٰۃ بین المغرب والعشاء، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

مسائل: مغرب کے فرض کے بعد دو رکعات سنت اور چار نفل یا دو رکعات سنت اور اٹھارہ رکعات نفل پڑھنا بھی کافی ہے، دو رکعات سنت بھی چھ یا بیس رکعات کی گنتی میں آجائے گی لیکن سنتوں کے بعد چھ یا بیس رکعات نفل پڑھ لی تو بے حد اچھی بات ہے۔

ان رکعتوں کی نیت دو دو کرکے بھی کرسکتے ہیں اور چار چار رکعات کرکے بھی، (لیکن ۲دو۔ ۲دو رکعات کی نیت کرکے پڑھنا افضل ہے)۔

عشاء کے بعد چار رکعت کا ثواب

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت سے ادا کی پھر مسجد سے نکلنے سے پہلے چار رکعات (نفل) ادا کی تو یہ لیلۃ القدر کے ثواب کے برابر ہیں۔ (ترمذی)

حدیث: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز پڑھ کر (آرام فرمانے کے لئے) میرے پاس تشریف لائے ہوں اور آپ نے چار رکعتیں یا چھ رکعتیں نہ پڑھی ہوں۔ (سنن ابی داؤد)

تشریح: عشاء کے بعد دو رکعات تو سنت مؤکدہ ہے، بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کے بعد اور آرام فرمانے سے پہلے اس دو رکعات سنتِ مؤکدہ کے علاوہ کبھی دو رکعات اور کبھی چار رکعات مزید نفل پڑھتے تھے۔ واللہ اعلم!

(معارف الحدیث)

نمازِ تہجّد

☆ رات کو اُٹھ کر پچھلی رات میں جو نماز پڑھی جاتی ہے اس کو نماز تہجد کہتے ہیں۔

☆ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نماز تہجد ہر اس نماز پر صادق ہے جو عشاء کی نمازِ فرض کے بعد پڑھی جائے، البتہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل کے مطابق کچھ دیر سو لینے کے بعد جو پچھلی رات میں نماز پڑھی جائے وہ نماز تہجد کہلائے گی۔ (تفسیر ابن کثیر)

مطلب یہ ہے کہ نماز تہجد کو کچھ دیر کے لئے سو جانے کے بعد پڑھنا شرط نہیں، کیونکہ قرآن شریف میں ہے:

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿٧٩﴾ (بنی اسرائیل ۱۷:۷۹)

ترجمہ: اور اے نبی ﷺ رات میں آپ اس قرآن کے ساتھ تہجد پڑھئے جو زائد نماز ہوگی امید رکھنا ہے کہ آپ کو آپ کا رب مقام محمود پر فائز کرے گا)۔

مفہوم: ''مقام محمود'' عالم آخرت میں اور جنت میں بلند ترین مقام ہوگا، اس آیت سے معلوم ہوا کہ ''مقام محمود'' اور نماز تہجد میں کوئی خاص نسبت اور تعلق ہے، اس لئے جو امتی نماز تہجد سے شغف رکھے گا ان شاء اللہ ''مقام محمود'' میں کسی درجہ کی حضور ﷺ کی رفاقت ان کو بھی نصیب ہوگی۔

احادیث صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ رات کے آخری حصہ میں اللہ تعالیٰ اپنے پورے

لطف و کرم اور اپنی خاص شانِ رحمت کے ساتھ اپنے بندوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور جن بندوں کو ان باتوں کا کچھ احساس و شعور بخشا گیا ہے، وہ اس مبارک وقت کی خاص برکات بھی محسوس کرتے ہیں۔ (معارف القرآن)

تفسیر مظہری میں اس آیت کا مفہوم اتنا ہے کہ رات کے کچھ حصے میں نماز کے لئے سونے کو ترک کردو اور یہ مفہوم جس طرح کچھ دیر سونے کے بعد جاگ کر نماز پڑھنے پر صادق آتا ہے، اسی طرح شروع ہی میں نماز کے لئے نیند کو مؤخر کرکے نماز پڑھنے پر بھی صادق آتا ہے، اس لئے نماز تہجد کے لئے پہلے نیند ہونے کی شرط قرآن کا مدلول نہیں، اس کا حاصل یہ ہے کہ نماز تہجد کے اصل مفہوم میں بعد النوم شرط نہیں، اور الفاظ قرآن میں بھی یہ شرط موجود نہیں، لیکن عموماً رسول اللہ ﷺ اور صحابۂ کرام کا یہی طریقہ رہا ہے کہ نماز آخر رات میں بیدار ہو کر پڑھتے تھے اس لئے اس کی افضل صورت یہی ہوگی۔ (معارف القرآن)

قیام لیل کی فضیلت کے اسباب

علامہ محمود نسفی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر خازن میں قیام لیل کی فضیلت ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "کیونکہ رات کو پوشیدگی یا تنہائی زیادہ ہونے کی بنا پر ریا کاری سے حفاظت ہوتی ہے، اسی طرح رات کا اندھیرا یکسوئی اور دل کے سکون کا ذریعہ بنتا ہے، اسی طرح اور چیزوں کی طرف نظر کرنے سے محفوظ رہتا ہے، پس دل جب باہر کی چیزوں میں مشغول ہونے سے بچتا ہے، تو توجہ الی اللہ میں ترقی ہوتی ہے، علاوہ ازیں، رات کو نیند کا غلبہ رہتا ہے، اور نفس کو جاگنا بھاری پڑتا ہے، جس سے مجاہدہ کی صورت میں مشاہدہ (یعنی نور الٰہی کے دیدار) میں زیادتی ہوتی ہے۔

تہجد شروع میں فرض تھی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ الخ

ترجمہ: اور کسی قدر رات کے حصہ میں بھی سو اس میں تہجد پڑھا کیجئے جو آپ کے لئے زائد چیز ہے، امید ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود میں جگہ دے گا۔ (سورۂ بنی اسرائیل ۱۷:۷۹)

فائدہ: حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے مفہوم میں لکھتے ہیں تہجد پہلے سب پر فرض تھی، پھر امت سے فرضیت منسوخ ہوگئی لیکن حضور ﷺ کے باب میں دو قول ہیں ایک یہ کہ آپ پر فرض رہا تھا، اور دوسرا قول یہ ہے کہ آپ پر بھی فرض نہ رہا تھا یہ سب روایتیں درِ منثور میں ہیں، قول اول پر نافلہ کے معنی لغوی ہوں گے یعنی فریضۃ زائدہ اور دونوں قولوں میں تطبیق اس طرح ہو سکتی ہے کہ اول نسخ صرف امت کے لئے ہوا ہو، پھر آپ کے لئے بھی ہوگیا ہو اور یہی صحیح ہے کہ آپ پر بھی فرض نہ تھا، اور دوسرے قول پر وجہ تخصیص "لک" کی یہ ہوگی کہ فضیلت زائدہ یہ آپ ہی کے ساتھ خاص ہے، بخلاف امت کے کہ ان کے لئے کبھی کفارۂ سیئات بھی ہوتی ہے اور آپ تو ﷺ خود معصوم ہیں۔

(معارف القرآن ج/۱)

نماز تہجد کے فضائل

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارا مالک اور رب تبارک وتعالیٰ ہر رات کو جس وقت آخری تہائی رات باقی رہ جاتی ہے سماء دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعاء

کرے اور میں اس کی دُعاء قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے مانگے، میں اس کو عطاء کروں، کون ہے جو مجھ سے مغفرت اور بخشش چاہے میں اس کو بخش دوں۔

(بخاری شریف جلد ۱ ص ۱۵۳، کتاب التہجد، باب الدعاء والصلوٰۃ من آخر اللیل، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی رحمت اس بندے پر ہو جو رات کو اُٹھا اور اس نے نمازِ تہجد پڑھی، اور اپنی بیوی کو بھی جگایا، اور اس نے بھی نماز پڑھی، اور اگر (نیند کے غلبہ کی وجہ سے) وہ نہیں اُٹھی تو اس کے منہ پر پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے کر اس کو بیدار کر دیا اور اسی طرح اللہ کی رحمت اُس بندی پر ہو جو رات کو نماز تہجد کے لئے اُٹھی، اور اس نے نماز ادا کی اور اپنے شوہر کو بھی جگایا پھر اس نے بھی اُٹھ کر نماز پڑھی، اور اگر وہ نہ اُٹھا تو اس کے منہ پر پانی کا ہلکا سا چھینٹا دیکر اُٹھا دیا۔ (سنن ابی داؤد جلد ۱ ص ۱۹۲ کتاب الصلوٰۃ، باب قیام اللیل، مکتبہ امدادیہ، ملتان، پاکستان)

حدیث: حضرت عبد اللہ بن سلام ؓ فرماتے ہیں سب سے پہلی مرتبہ جب حضور ﷺ مدینہ میں تشریف لائے، تو لوگ جلدی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے لگے میں بھی ان لوگوں میں تھا جو آپ کے پاس آئے تھے، پس جب میں نے غور سے آپ کے چہرہ کو دیکھا، اور تحقیق کی تو میں نے یہی جانا کہ آپ کا چہرہ مبارک کسی جھوٹے شخص کا چہرہ نہیں ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے سب سے پہلے جو کلام آپ کا سنا وہ یہ تھا، آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ، اور آپس میں کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو، رات کو اس وقت نماز پڑھو، جب لوگ سوئے ہوں، تم جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ گے۔ (ترمذی، حدیث حسن صحیح، حاکم)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان شریف کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے نزدیک محرم مہینہ

کے ہیں اور فرضوں کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے۔

(جامع ترمذی ج ۱ ص ۹۹، ابواب الصلوٰۃ، باب ماجاء فی فضل صلاۃ اللیل، ایچ۔ ایم سعید کمپنی، پاکستان چوک، کراچی)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرض نماز کے بعد سب سے افضل درمیانی رات کی نماز ہے (یعنی تہجد)۔

(جامع ترمذی، ۱/۹۹، ایضاً)

حدیث: حضرت ابو امامہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم تہجد ضرور پڑھا کرو، کیونکہ وہ تم سے پہلے صالحین کا طریقہ اور شعار رہا ہے، اور قرب الٰہی کا خاص وسیلہ ہے، اور گناہوں کے بُرے اثرات کو مٹانے والی اور معاصی سے روکنے والی چیز ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ج ۱ ص ۱۱۲ کتاب الصلوٰۃ، باب التحریض علی قیام اللیل، مکتبہ رحمانیہ)

حدیث: حضرت عمرو بن عبسہ ؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ جل شانہ بندے کے سب سے زیادہ قریب رات کے آخری درمیانی حصے میں ہوتے ہیں، اگر تم میں توفیق ہو کہ تم اس گھڑی میں ان لوگوں میں ہو جاؤ جو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں تو تم ایسا کر لو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ج ۱ ص ۱۱۲۔ ایضاً)

حدیث: حضرت ابو مالک اشعری ؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت کے بالاخانے ایسے ہیں جن کا باہر کا حصہ اندر سے نظر آئے گا اور اندر کا باہر سے نظر آئے گا، اللہ تعالیٰ نے ان کو اُس شخص کے لئے بنایا ہے جو (دوسروں کو) کھانا کھلائے، سلام پھیلائے اور رات کو اس وقت نماز (نوافل تہجد) ادا کرے جب لوگ سو رہے ہوں۔ (مشکوٰۃ المصابیح جلد ۱ ص ۱۱۲۔ ایضاً)

حدیث: حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے اس قدر قیام فرمایا (یعنی رات کو نماز تہجد اتنی طویل پڑھی) کہ آپ کے قدم مبارک

متورم ہوگئے (ورم آ گیا) تو آپ سے عرض کیا گیا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ جب کہ آپ کی اگلی پچھلی ساری تقصیریں معاف ہوگئی ہیں (اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کا اعلان فرمایا کہ آپ کو اس بارے میں مطمئن کر دیا ہے) آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں (اس کے احسان عظیم کا) زیادہ شکر کرنے والا بندہ نہ بنوں؟ (اور اس شکر گزاری میں اس کی اور زیادہ عبادت نہ کروں؟)۔ (بخاری شریف ج ۱ص ۱۵۲، کتاب التہجد، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: حضرت عبداللہ ابن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے عبداللہ! فلاں شخص کی طرح نہ بننا کہ جو رات کے وقت اُٹھتا تھا (یعنی تہجد پڑھتا تھا) پھر اس نے رات کو اُٹھنا (تہجد پڑھنا) چھوڑ دیا (یعنی تم ہمیشہ پابندی سے تہجد پڑھتے رہنا)۔ (مشکوٰۃ المصابیح ۱/۱۱۲، ایضاً)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ فلاں شخص رات کو نماز پڑھتا ہے اور صبح ہونے آتی ہے تو چوری کرتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک نماز اس کو بُرے کام سے روک دے گی۔

(مشکوٰۃ المصابیح ۱/۱۱۲، ایضاً)

حدیث: جو شخص رات کے وقت اپنی بیوی کو جگائے اور دونوں ۲/ دو رکعات نماز (تہجد) پڑھیں تو ان کو ذاکرین اور ذاکرات میں سے لکھا جائے گا۔

(سنن ابی داؤد ج ۱ص ۱۹۲ کتاب الصلوٰۃ، باب قیام اللیل، مکتبہ امدادیہ ملتان، پاکستان)

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (اے جابر) تم رات کی نماز کبھی بھی نہ چھوڑنا (رات کے وقت ضرور نماز پڑھو) چاہے بکری کا دودھ دوہنے کی مقدار میں ہو (یعنی زیادہ وقت تک پڑھنے کا موقع یا ہمت نہ ہو تو تھوڑی دیر ہی پڑھ لینی چاہیے)۔ (جمع الفوائد)

حدیث: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رات کی نماز کو دن کی نماز پر ایسی فضیلت ہے جیسے کہ پوشیدہ صدقہ کو ظاہری صدقہ پر۔ (مجمع الزوائد)

حدیث: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتی ہیں کہ تمام لوگوں کو قیامت کے دن جمع کیا جائے گا پھر ایک منادی ندا کرے گا کہ کہاں ہے؟ وہ لوگ جو رات کے وقت اپنے پہلو بستروں سے الگ رکھتے تھے، (یعنی تہجد پڑھتے تھے) پس یہ لوگ اٹھیں گے اور بغیر حساب وکتاب جنت میں داخل ہو جائیں گے اور یہ لوگ تعداد میں کم ہوں گے، پھر تمام لوگوں کے حساب وکتاب کا حکم کیا جائے گا۔ (بیہقی، کلام نبوۃ ۱/ ۳۱۹)

نماز تہجد کی قضاء اور اس کا بدل

حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب بیماری وغیرہ کسی عذر کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تہجد فوت ہو جاتی تو آپ دن کو اس کے بجائے بارہ رکعتیں پڑھتے تھے۔ (شمائل ترمذی ص: ۱۸، ایچ۔ ایم۔ سعید کمپنی پاکستان چوک، کراچی، پاکستان)

حدیث: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات کو سوتا رہ گیا اپنے مقررہ وِرد سے یا اُس کے کسی جز سے پھر اس نے اس کو پڑھ لیا نماز ظہر کے درمیان، تو لکھا جائے گا اس کے حق میں جیسے کہ اس نے پڑھا ہے رات ہی میں۔

مطلب یہ ہے کہ جس شخص نے رات کے لئے اپنا کوئی ورد مقرر کر لیا ہو مثلاً یہ کہ میں اتنی رکعتیں پڑھا کروں گا اور اس میں قرآن مجید اتنا پڑھوں گا اور وہ کسی رات سوتا رہ جائے اور اس کا پورا وِرد یا جز فوت ہو جائے تو اگر وہ اُسی دن نماز ظہر سے پہلے پہلے اس کو پڑھ لے تو حق تعالیٰ اس کے لئے رات کے پڑھنے کے برابر ثواب عطا فرمائیں گے۔

(معارف الحدیث)

رات کو سوتے وقت تہجد میں اُٹھنے کی نیت کرے، کیونکہ اگر آنکھ نہ کھلے تب بھی اللہ تعالیٰ اس ارادہ پر تہجد کا ثواب عطاء فرمائے گا۔

حدیث: حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب کوئی شخص تہجد کے ارادے سے بستر پر سوجاتا ہے اور پھر نیند کے غلبہ کی بنا پر اُٹھ نہ سکے یہاں تک کہ صبح ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیت کا ثواب عطاء فرماتا ہے اور اس کا سونا اللہ تعالیٰ کی جانب سے صدقہ بن جاتا ہے۔ (فضائل تہجد)

* رسول اللہ ﷺ تہجد کی نماز میں کتنی رکعتیں پڑھتے تھے؟ *

حدیث: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو نمازِ تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو پہلے ہلکی ہلکی دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۶۲، کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرھا، باب صلوٰۃ النبی ﷺ ودعائیہ باللیل، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

بعض شارحین نے لکھا ہے کہ ایسا غالباً اس لئے کرتے تھے کہ پہلے ہلکی دو رکعتیں پڑھ کر طبیعت میں نشاط پیدا ہو جائے تو اس کے بعد طویل قرأت کے ساتھ نماز پڑھیں، (واللہ اعلم)۔

صحیح مسلم ہی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد بھی مروی ہے کہ جب تم میں سے کوئی رات کو نماز کے لئے اٹھے تو پہلے ہلکی ہلکی دو رکعتیں پڑھ کے نماز شروع کرے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ج ۱ ص ۱۰۸ کتاب الصلوٰۃ، باب صلوٰۃ اللیل، الفصل الاول، مکتبہ رحمانیہ، لاہور پاکستان)

سوتے وقت یہ دُعا پڑھ لے

حدیث: حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبیٔ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم سونے کا ارادہ کرو تو نماز کی طرح وضو کر کے بستر پر دائیں کروٹ پر سو جاؤ اور پھر یہ کلمات پڑھ لو:

بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِیَ اِلَیْکَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَئْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْکَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَیْکَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ، اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ ط

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ (سوتا ہوں)، اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کر دی، اور میں نے اپنا چہرہ تیری طرف کر دیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا، اور میں نے تجھے اپنا پشت پناہ بنا لیا، تیری (رحمت کی) رغبت اور تیرے (عذاب کے) خوف کی وجہ سے، اور (تیری پکڑ سے بچنے کا) تیری رحمت کے سوا کوئی ٹھکانہ اور جائے پناہ نہیں ہے اور جو کتاب تو نے اتاری ہے اُس پر میں ایمان لے آیا اور جو نبی تو نے بھیجا ہے اُس پر بھی ایمان لے آیا۔

جو شخص یہ کلمات پڑھ کر سو جائے اور پھر کوئی بات نہ کرے اور اسی دن اس کی

وفات ہوجائے تو اس کی موت فطرت سلیمہ پر ہوگی۔

(بخاری شریف جلد ۲ ص ۹۳۴، کتاب الدعوات، باب مایقول اذانام، قدیمی کتب خانہ، پاکستان)

ترمذی شریف کی روایت میں ہے کہ اگر یہ شخص اس رات فوت ہوگیا تو جنت میں جائے گا۔

جنت میں اُڑنے والا گھوڑا ملے گا

حدیث: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ایسا ہے، جس کے اوپر کے حصہ سے پوشاکیں نکلیں گی، اور نیچے سے سونے کا گھوڑا، جس کو زین اور لگام موتی اور یاقوت کی لگی ہوگی، نہ تو یہ لید کرے گا نہ پیشاب کرے گا، اس کے پَر بھی ہوں گے، اس کا قدم تاحدِ نگاہ پڑے گا، اس پر جنتی سوار ہوں گے، اور یہ ان کو اٹھا کر اڑے گا، جہاں یہ چاہیں گے، پس جو لوگ ان جنتیوں سے نچلے درجہ میں ہوں گے وہ عرض کریں گے یا رب تیرے یہ بندے ایسی بڑی عظمت کو کیسے پہنچے؟ ان کو کہا جائے گا یہ رات کو نوافل پڑھتے تھے جب تم سوتے ہوتے تھے اور یہ نفلی روزے رکھا کرتے تھے جب تم کھاتے پیتے تھے، اور یہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے تھے جب تم بزدلی دکھاتے تھے۔ (کتاب التہجد ابن ابی الدنیا)

مسائل

★ رات کا آخری حصہ تہجد کیلئے افضل وقت ہے، اس کی کم سے کم ۲/ دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ ۱۲/ بارہ رکعتیں ہیں۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۵۳، ۱۵۴، کتاب التہجد، قدیمی کتب خانہ)

★ پسندیدہ اور متفق علیہ قول کے مطابق تہجد کی زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعتیں ہیں۔ (شامی)

★ اگر رات کو اُٹھنے کی طاقت نہ ہو تو عشاء کی نماز کے بعد ہی تہجد کی نیت سے کچھ رکعتیں پڑھ لے لیکن ثواب میں کمی ہوجائے گی، سو کر اُٹھنے کے بعد پڑھنا افضل ہے۔ (شامی)

★ اگر کوئی شخص شروع رات میں بعد عشاء تہجد کی نیت سے چار یا آٹھ رکعت پڑھ لے اور (پھر) رات کے آخری حصہ میں آنکھ کھل گئی تب بھی تہجد کی نیت سے نوافل پڑھ سکتا ہے کیونکہ ایک روایت سے عملی طور پر بارہ سے زیادہ لیکن محدود اور غیر محدود تہجد کی رکعتیں ثابت ہیں۔

یعنی تہجد کی رکعتوں کی ایسی کوئی حد نہیں جس کے بعد کی نماز کو تہجد نہ کہہ سکیں۔

(بوادر النوادر ۱/ ۱۰۳)

★ تہجد کی نماز مستحب ہے فقہائے کرام نے اس کو رات کے مستحبات میں شمار کیا ہے۔

★ جو شخص تہجد کا عادی ہو اسے کسی قسم کی مجبوری کے بغیر تہجد چھوڑنا مکروہ ہے۔

★ مفتی بہ قول کے مطابق تہجد کی نماز میں دو، دو رکعت پڑھنا افضل ہے لیکن چار رکعت کی بھی نیت کی جاسکتی ہے۔

★ رات کے آخری تہائی حصہ میں نماز تہجد پڑھنی افضل ہے۔

★ جس شخص کو اپنی ذات پر رات کو اُٹھنے کا بھروسہ ہو اس کو رات کے آخری حصہ میں تہجد کی نماز سے پہلے وتر پڑھنا مسنون ہیں۔

★ اگر وتر تہجد کے بعد پڑھے تو وتر کے بعد کوئی نفل نماز نہ پڑھے، یہاں تک کہ فجر کی نماز کا وقت ہوجائے تو فجر کی سنت اور فجر کا فرض ادا کرے۔

تہجد کے لئے نہ اُٹھنے کے اسباب

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے نماز تہجد پڑھنے کے لئے رات کو نہ اُٹھنے کے تین ظاہری اسباب بیان فرمائے ہیں۔

(۱) کھانا کم کھانا اس سے پانی زیادہ پیا جائے گا اور نیند خوب آئے گی۔

(۲) دن کو ایسے مشکل اور کٹھن کام نہ کریں جس سے تھک کر چور ہو جائے اور اعضاء سُست پڑ جائیں اس سے خوب نیند آتی ہے۔

(۳) دن کو گناہوں سے بچے، اس سے دل سخت ہو جاتا ہے اور گناہ، رحمت کے اسباب اور بندے کے درمیان آڑ بن جاتا ہے۔ ورنہ تہجد کے لئے اٹھنا آسان ہے۔

نماز توبہ

جو شخص بھی کوئی گناہ کر بیٹھے تو فوراً کھڑا ہو اور گناہ سے طہارت کی نیت سے اچھی طرح غسل یا وضو کرے پھر ۲/دو رکعت نماز توبہ پڑھے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اس گناہ کی مغفرت طلب کرے۔

(حصن حصین، ص: ۳۴۴، دارالاشاعت، کراچی، پاکستان)

فضیلت

حدیث: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا (جو بلاشبہ صادق اور صدیق ہیں) کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے

جس شخص سے کوئی گناہ ہو جائے، پھر وہ اُٹھ کر وضو کرے، پھر نماز پڑھے، پھر اللہ سے مغفرت اور معافی طلب کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرما ہی دیتا ہے، اس کے بعد آپ نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ (آل عمران ۳:۱۳۵)

(جامع ترمذی)

ترجمہ: (اور وہ بندے جن کا حال یہ ہے) کہ جب ان سے کوئی گناہ ہو جاتا ہے یا کوئی بُرا کام کر کے وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو جلد ہی انہیں اللہ یاد آ جاتا ہے اور وہ اس سے اپنے گناہوں کی مغفرت اور معافی کے طالب ہوتے ہیں۔

توبہ کا طریقہ اور دُعاء

★ جب بھی کوئی خطا سرزد ہو جائے یا گناہ کر بیٹھے اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنا چاہے، تو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو، اور دونوں ہاتھ اللہ عزوجل کی طرف اُٹھا کر کہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَتُوْبُ اِلَيْكَ مِنْهَا لَا اَرْجِعُ
اِلَيْهَا اَبَدًا ط

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرے سامنے اس (خطا یا گناہ) سے توبہ کرتا ہوں اور (عہد کرتا ہوں کہ) پھر کبھی یہ (گناہ یا خطا) ہرگز نہیں کروں گا۔

(حصن حصین)

* کوئی بڑا گناہ سرزد ہو جائے تو تین مرتبہ یہ الفاظ کہے *

اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ
اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ ؕ

ترجمہ: اے اللہ! تیری مغفرت میرے گناہوں سے بہت زیادہ وسیع ہے اور مجھے اپنے عمل کی بہ نسبت تیری رحمت کی بہت زیادہ اُمید ہے۔

حدیث: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں (روتا پیٹتا) ہوا "ہائے میرے گناہ ہائے میرے گناہ" کہتا ہوا آیا۔ آپ نے اس شخص کو مذکورہ بالا دُعاء تعلیم فرمائی، اس نے اسی طرح دُعاء کی آپ نے فرمایا "دوبارہ کہو" اُس نے دوبارہ یہی کلمات کہے، آپ ﷺ نے فرمایا: سہ بارہ کہو، اس نے تیسری مرتبہ یہی کلمات کہے، اس کے بعد آپ نے فرمایا اُٹھو جاؤ اللہ نے (تمہارے گناہ) بخش دیئے۔ (حصن حصین، ص: ۳۴۴، دارالاشاعت، کراچی، پاکستان)

☆ اسی طرح ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو کیا ہوتا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: (اس کے نامۂ اعمال میں) لکھ دیا جاتا ہے، اس شخص نے عرض کیا پھر وہ اس گناہ سے توبہ و استغفار کر لیتا ہے آپ نے فرمایا: اس کی توبہ قبول کر لی جاتی ہے اور بخش دیا جاتا ہے، اس شخص نے عرض کیا، وہ دوبارہ وہی گناہ کر لیتا ہے آپ نے فرمایا: (پھر) اس کے ذمہ لکھ دیا جاتا ہے، اس نے عرض کیا وہ پھر توبہ و استغفار کر لیتا ہے آپ نے فرمایا: پھر اس کی توبہ قبول ہو جاتی ہے اور مغفرت کر دی جاتی ہے اور (یاد رکھو) اللہ (توبہ قبول کرنے سے اور مغفرت کرنے سے) نہیں تھکتے تم ہی تھک جاؤ تو تھک جاؤ۔

(حصن حصین، ص: ۳۴۴، دارالاشاعت، کراچی، پاکستان)

نماز حاجت

جس شخص کو اللہ تعالیٰ سے کوئی خاص حاجت یا اس کے کسی بندے سے کوئی خاص کام پیش آجائے، تو اس کو چاہئے کہ وضو کرے خوب اچھی طرح، پھر دو رکعت (اپنی حاجت کی نیت سے) نماز حاجت پڑھے اس کو نماز حاجت کہتے ہیں۔

ہر مسلمان کو صرف اللہ تعالیٰ ہی کو اپنا حاجت روا اور مشکل کشا جاننا چاہئے، اور جب کوئی حاجت یا پریشانی پیش آئے، تو اُسی سے مدد مانگنی چاہئے، اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ بیحد خشوع و خضوع کے ساتھ ۲/ دو رکعت نفل نماز پڑھ کر خوب عاجزی اور رو دھو کر دُعاء کرے تو اللہ تعالیٰ پریشانی دور فرمادیں گے یا ضرورت پوری فرمادیں گے۔

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

فضائل

حدیث: حضرت عبداللہ ابن ابی اوفٰی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو کوئی حاجت اور ضرورت ہو اللہ تعالیٰ کے متعلق یا کسی آدمی کے متعلق (یعنی خواہ وہ حاجت ایسی ہو جس کا تعلق براہِ راست اللہ تعالیٰ ہی سے ہو یا کسی بندے سے اس کا واسطہ ہی نہ ہو یا ایسا معاملہ ہو کہ بظاہر اس کا تعلق کسی بندے سے ہو بہر صورت اس کو چاہئے کہ وہ وضو کرے اور خوب اچھا وضو کرے، اس کے بعد ۲/ دو رکعت نماز پڑھے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی کچھ حمد و ثنا کرے اور اس کے بعد نبی (علیہ السلام) پر

درود پڑھے پھر اللہ کے حضور میں اس طرح عرض کرے :

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ط سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ط اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ ط لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ، وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی مالک و معبود نہیں، وہ بڑے حلم والا اور بڑا کریم ہے پاک اور مقدس ہے، وہ اللہ جو عرش عظیم کا بھی رب اور مالک ہے، ساری حمد و ستائش اس اللہ کے لئے جو سارے جہانوں کا رب ہے، اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اُن اعمال اور اُن اخلاق و احوال کا جو تیری رحمت کا موجب اور وسیلہ اور تیری مغفرت اور بخشش کا پکّا ذریعہ بنیں، اور تجھ سے طالب ہوں ہر نیکی سے فائدہ اُٹھانے اور حصہ لینے کا، اور ہر گناہ اور معصیت سے سلامتی اور حفاظت کا، خداوندا! میرے سارے ہی گناہ بخش دے اور میری ہر فکر اور پریشانی دور کر دے اور میری ہر حاجت جس سے تو راضی ہو اُس کو پورا فرما دے، اے ارحم الراحمین! (سب مہربانوں سے بڑے مہربان)

(حصن حصین ص: ۳۳۸، دار الاشاعت، کراچی، پاکستان)

رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں ان حاجتوں کے لئے بھی صلوٰۃ حاجت تعلیم فرمائی ہے جن کا تعلق بظاہر کسی بندے سے ہو، اس کا ایک خاص فائدہ یہ بھی ہے کہ جب بندہ اپنی ایسی حاجت کے لئے بھی صلوٰۃ حاجت پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اس طرح دعا کرے گا تو اس کا یہ عقیدہ اور یقین اور زیادہ مستحکم ہو جائے گا کہ کام کرنے اور بنانے والا در اصل بندہ نہیں ہے، نہ اس کے کچھ اختیار میں ہے بلکہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے، اور وہ بندہ اللہ تعالیٰ کا صرف آلۂ کار ہے۔ اس کے بعد جب وہ کسی بندے کے ہاتھ سے کام ہوتا ہوا بھی دیکھے گا، تو اس کے توحیدی عقیدے میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ (معارف الحدیث)

حدیث: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر خشوع و خضوع کے ساتھ ۲/ دو رکعت نماز پڑھی، تو اللہ تعالیٰ اس کے سوال کو جلد یا دیر سے پورا فرماوے گا۔ (مسند احمد)

حدیث: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا مستقل معمول و دستور تھا کہ جب کوئی فکر آپ کو لاحق ہوتی، اور کوئی اہم معاملہ پیش آتا، تو آپ نماز میں مشغول ہو جاتے۔

☆ دو رکعت صلوٰۃ حاجت پڑھ کر صلوٰۃ حاجت کی دُعاء پڑھنا بھی جلدی حاجت پوری ہونے کا ذریعہ ہے۔ (شامی ۱/ ۳۸۴)

صلوٰۃ التسبیح

احادیث میں صلوٰۃ التسبیح کی بہت فضیلت، برکت اور تاثیر بیان کی گئی ہے

حدیث: حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبد المطلب سے فرمایا: اے عباس! اے

میرے محترم چچا! کیا میں آپ کی خدمت میں ایک گرانقدر عطیہ اور ایک قیمتی تحفہ پیش کروں؟ کیا میں آپ کو ایک خاص بات بتاؤں؟ کیا میں آپ کے دس کام اور آپ کی دس خدمتیں کروں یعنی آپ کو ایک ایسا عمل بتاؤں؟ جس سے آپ کو دس عظیم الشان منفعتیں حاصل ہوں، وہ ایسا عمل ہے کہ جب آپ اس کو کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے سارے گناہ معاف فرمادے گا، اگلے بھی اور پچھلے بھی، پُرانے بھی اور نئے بھی، بھول چوک سے ہونے والے بھی، اور دانستہ ہونے والے بھی، صغیرہ بھی، اور کبیرہ بھی، ڈھکے چُھپے بھی اور علانیہ ہونے والے بھی (وہ عمل صلوٰۃ التسبیح ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ) آپ چار رکعت نماز پڑھیں اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور دوسری کوئی سورت پڑھیں پھر جب آپ پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہوجائیں تو قیام ہی کی حالت میں پندرہ دفعہ کہیں: ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ'' پھر اس کے بعد رکوع کریں اور رکوع میں بھی یہی کلمہ ۱۰؍دس دفعہ پڑھیں، پھر رکوع سے اُٹھ کر قومہ میں بھی یہی کلمہ دس دفعہ کہیں پھر سجدہ میں چلے جائیں اور اس میں بھی یہ کلمہ ۱۰؍دس مرتبہ کہیں پھر سجدہ سے اُٹھ کر جلسہ میں یہی کلمہ دس دفعہ کہیں، پھر دوسرے سجدہ میں بھی یہی کلمہ دس دفعہ کہیں، پھر دوسرے سجدہ کے بعد بھی (کھڑے ہونے سے پہلے) یہ کلمہ دس دفعہ کہیں، چاروں رکعتیں اس طرح پڑھیں اور اس ترتیب سے ہر رکعت میں یہ کلمہ ۷۵؍پچھتّر دفعہ کہیں، (میرے چچا) اگر آپ سے ہوسکے تو روزانہ یہ نماز پڑھا کریں، اور اگر روزانہ نہ پڑھ سکیں تو ہر جمعہ (ہفتہ) کے دن پڑھ لیا کریں، اور اگر آپ یہ بھی نہ کرسکیں تو سال میں ایک دفعہ پڑھ لیا کریں، اور اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو کم از کم زندگی میں ایک دفعہ پڑھ ہی لیں۔

(ابن ماجہ، ص: ۹۹ ماجاء فی قیام شہر رمضان، باب ماجاء فی صلوٰۃ التسبیح، قدیمی کتب خانہ، پاکستان)

صلوٰۃ التسبیح کا دوسرا طریقہ

حدیث: صلوٰۃ التسبیح کا جو طریقہ اور اس کی جو ترکیب امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے حضرت عبداللہ بن مبارک سے روایت کی ہے کہ اس میں دوسری عام نمازوں کی طرح قرأت سے پہلے ثناء یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ الخ اور رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھنے کا بھی ذکر ہے اور ہر رکعت کے قیام میں قرأت سے پہلے کلمہ ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ'' ۱۵؍پندرہ دفعہ اور قرأت کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے یہی کلمہ ۱۰؍دس دفعہ پڑھنے کا بھی ذکر ہے، اس طرح ہر رکعت کے قیام میں یہ کلمہ پچیس دفعہ ہوجائے گا اور اس طریقہ میں دوسرے سجدہ کے بعد یہ کلمہ کسی بھی رکعت میں نہیں پڑھا جائے گا اس طرح اس طریقہ کی ہر رکعت میں بھی اس کلمہ میں مجموعی تعداد ۷۵؍پچھتّر اور چاروں رکعتوں کی مجموعی تعداد ۳۰۰؍تین سو ہوگی، بہر حال صلوٰۃ التسبیح کے یہ دونوں ہی طریقے منقول اور معمول ہیں، پڑھنے والے کے لئے گنجائش ہے جس طرح چاہے پڑھے۔ (معارف الحدیث/ ۳۷۲/۲)

تشریح: کتب حدیث میں صلوٰۃ التسبیح کی تعلیم و تلقین رسول اللہ ﷺ سے متعدد صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کی گئی ہے۔ امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے خادم اور آزاد کردہ غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کی روایت اپنی سند سے نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ ان کے علاوہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی اس کو روایت کیا ہے، حافظ ابن حجر نے اپنی کتاب ''الخصال المکفرۃ''

میں ابن الجوزی کا رد کرتے ہوئے ”صلوٰۃ التسبیح“ کی روایات اور ان کی سندی حیثیت پر تفصیل سے کلام کیا ہے اور ان کی بحث کا حاصل یہ ہے کہ یہ حدیث کم از کم ”حسن“، یعنی صحت کے لحاظ سے دوم درجہ کی ضرور ہے، اور تابعین اور تبع تابعین حضرات سے (جن میں عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر امام بھی شامل ہیں) صلوٰۃ التسبیح کا پڑھنا اور اس کی فضیلت بیان کرکے لوگوں کو اس کی ترغیب دینا بھی ثابت ہے اور یہ اس کا واضح ثبوت ہے کہ ان حضرات کے نزدیک بھی ”صلوٰۃ التسبیح“ کی تلقین اور ترغیب کی حدیث رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے، اور اس زمانہ کے بعد میں تو یہ صلوٰۃ التسبیح اکثر صالحین امت کا معمول رہا ہے۔ (معارف الحدیث/ ۳۷۱)

بزرگوں کا معمول

★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ یہ نماز ہر جمعہ کے دن پڑھا کرتے تھے۔

★ ابو الجوز تابعی رحمۃ اللہ علیہ روزانہ ظہر کی اذان سے قبل مسجد کو جاتے تھے اور جماعت کھڑی ہونے تک میں یہ نماز پڑھ لیتے تھے۔

★ حضرت عبدالعزیز ابن رواد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جس کو جنت حاصل کرنا ہو اس کو صلوٰۃ التسبیح مضبوطی سے پکڑ لینی چاہئے۔

★ ابو عثمان خیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ مصیبتیں اور پریشانیوں اور غموں کو دور کرنے کے لئے صلوٰۃ التسبیح جیسی بہتر چیز میں نے نہیں دیکھی۔ (آئینۂ نماز)

فضائل

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے اپنے ایک صحابی (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) کو ”صلوٰۃ التسبیح“ کی تلقین کرنے کے بعد ان سے فرمایا تم اگر بالفرض دنیا کے سب سے بڑے گنہگار ہوگے، تو بھی اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمادے گا۔

(سنن ابی داؤد جلد ۱ص ۱۹۱، کتاب الصلوٰۃ، باب الصلوٰۃ التسبیح، مکتبہ امدادیہ ملتان، پاکستان)

حدیث: حضور اقدس ﷺ نے اپنے چچا زاد بھائی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو بھی صلوٰۃ التسبیح کی تلقین فرمائی تھی، البتہ مذکورہ حدیث میں چار کلمات کے ساتھ ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط“ بھی آیا ہے (جس سے اس کو ملا لیا جائے تو بہتر ہے)۔

★ صلوٰۃ التسبیح میں پڑھے جانے والے کلمات کی فضیلت پہلے باب میں گزر چکی ہے۔

مسائل

★ یہ نماز مکروہ اوقات کے علاوہ ہر وقت پڑھ سکتے ہیں۔ (طحطاوی)

★ بہتر یہ ہے کہ اس نماز کو زوال کے بعد، ظہر سے پہلے پڑھ لے (جس طرح کہ ایک حدیث میں بعد زوال کے الفاظ آئے ہیں) لیکن بعد زوال پڑھنے کا وقت نہ ملے تو کسی بھی وقت میں پڑھ لے۔

★ دوسری اور چوتھی رکعت میں التحیات سے پہلے ان کلمات کو پڑھے۔ (بحر)

★ اس نماز کے لئے کوئی سورت طے نہیں ہے جو سورت چاہے پڑھ سکتے ہیں، بعض

روایات میں ہے کہ جو بھی سورت پڑھے ۲۰/بیس آیات جتنی ہو تو بہتر ہے۔ (بحر)

★ ان تسبیحات کی گنتی زبان سے کبھی بھی نہ کریں کیونکہ زبان کے ذریعہ گننے سے نماز ٹوٹ جائے گی، تسبیح ہاتھ میں پکڑ کر یا انگلیوں سے گننا مکروہ ہے، اس وجہ سے بہتر یہ ہے کہ انگلیاں جس جگہ رکھی ہوئی ہو ان کو وہیں رکھ کر ہر کلمہ پر انگلی دبا کر گنتی کرتے رہیں۔ (طحطاوی)

★ جس رکن میں یہ تسبیح پڑھنا بھول جائے تو آگے کے رکن میں اسے پورا کرلے البتہ چھوٹی ہوئی تسبیحات کی قضا رکوع سے اُٹھ کر اور دونوں سجدوں کے درمیان نہ کریں، اسی طرح پہلی اور تیسری رکعت کے بعد جب بیٹھے تو اس میں بھی چھوٹی ہوئی تسبیحات کی قضا نہ کریں بلکہ ان کی تسبیحات کو دس دس مرتبہ پڑھ لے اور اس کے بعد جو رکن ہو اس میں چھوٹی ہوئی تسبیحات کو ادا کرلے۔

★ اگر کسی وجہ سے سجدۂ سہو پیش آجائے تو اس میں یہ تسبیحات نہ پڑھے، البتہ کسی رکن میں بھول سے تسبیح پڑھنا رہ گیا ہو جس کی وجہ سے پچھتر کی تعداد میں کمی ہو رہی ہو اور ابھی تک قضا نہ کی ہو تو اُسے سجدۂ سہو میں پوری کرلے۔

نماز کی فضیلت پر مختصر چالیس احادیث

(۱) حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے میری امت پر سب چیزوں سے پہلے نماز فرض کی اور قیامت میں سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہوگا۔ (مشکوٰۃ)

(۲) نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو، نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو، نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ (ترمذی)

(۳) آدمی کے اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنا فرق کرنے والی چیز ہے۔ (مشکوٰۃ)

(۴) اسلام کی علامت نماز ہے جو شخص دل کو فارغ کر کے اور اوقات مستحبات کی رعایت رکھ کر نماز پڑھے وہ مؤمن ہے۔ (مشکوٰۃ)

(۵) حق تعالیٰ شانہٗ نے کوئی چیز ایمان اور نماز سے افضل فرض نہیں کی، اگر اس سے افضل کسی اور چیز کو فرض کرتے تو فرشتوں کو اس کا حکم دیتے، فرشتے دن رات کوئی رکوع میں ہے اور کوئی سجدہ میں۔ (مرقات)

(۶) نماز دین کا ستون ہے۔ (مشکوٰۃ)

(۷) نماز شیطان کا منہ کالا کرتی ہے۔ (مشکوٰۃ)

(۸) نماز مؤمن کا نور ہے۔ (مشکوٰۃ)

(۹) نماز افضل جہاد ہے۔ (مشکوٰۃ)

(۱۰) جب آدمی نماز میں داخل ہوتا ہے تو حق تعالیٰ شانہٗ اس کی طرف پوری توجہ فرماتے ہیں، جب نماز سے ہٹ جاتا ہے تو وہ بھی توجہ ہٹا لیتے ہیں۔ (ترمذی)

(۱۱) جب کوئی آفت آسمان سے اُترتی ہے تو مسجد کے آباد کرنے والوں سے ہٹ جاتی ہے۔ (فضائل نماز)

(۱۲) اگر آدمی کسی وجہ سے جہنم میں جاتا ہے تو اس کی آگ سجدے کی جگہ کو نہیں کھاتی۔

(۱۳) اللہ تعالیٰ نے سجدہ کی جگہ کو آگ پر حرام فرمایا ہے۔ (فضائل نماز)

(۱۴) سب سے زیادہ پسندیدہ عمل اللہ کے نزدیک وہ نماز ہے جو وقت پر پڑھی جائے۔ (ترمذی)

(۱۵) اللہ جل شانہٗ کو آدمی کی ساری حالتوں میں سب سے زیادہ یہ پسند ہے کہ اس کو سجدہ میں پڑا ہوا دیکھیں کہ پیشانی زمین پر رکھی ہو۔ (مشکوٰۃ)

(۱۶) آدمی کو سب سے زیادہ قرب اللہ کا سجدہ میں ہوتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

(۱۷) جنت کی کنجیاں نماز ہے۔ (فضائل نماز)

(۱۸) جب آدمی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں، اور اللہ جل شانہ اور اس نمازی کے درمیان کے پردے ہٹ جاتے ہیں، جب تک کہ کھانسی وغیرہ میں مشغول نہ ہو۔ (فضائل نماز)

(۱۹) نمازی شہنشاہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے، اور یہ قاعدہ ہے کہ جو دروازہ کھٹکھٹاتا ہی رہے کھلتا ہی ہے۔ (مشکوٰۃ)

(۲۰) نماز کا مرتبہ دین میں ایسا ہے جیسا کہ سر کا درجہ بدن میں۔ (بیہقی)

(۲۱) نماز دل کا نور ہے، جو اپنے دل کو نورانی بنانا چاہے (نماز کے ذریعہ سے) بنالے۔ (بیہقی)

(۲۲) جو شخص اچھی طرح وضو کرے اس کے بعد خشوع وخضوع سے ۲/دو یا ۴/چار رکعت نمازِ فرض یا نفل پڑھ کر اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہے اللہ تعالیٰ شانہٗ معاف فرمادیتے ہیں۔ (فضائل نماز)

(۲۳) زمین کے جس حصہ پر نماز کے ذریعہ سے اللہ کی یاد کی جاتی ہے وہ حصہ زمین کے دوسرے ٹکڑوں پر فخر کرتا ہے۔ (فضائل نماز)

(۲۴) جو شخص ۲/دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے کوئی دُعاء مانگتا ہے تو حق تعالیٰ شانہٗ وہ دُعاء قبول فرمالیتے ہیں، خواہ فوراً ہو یا کسی مصلحت سے کچھ دیر کے بعد ہو مگر قبول ضرور فرماتے ہیں۔ (فضائل نماز)

(۲۵) جو شخص تنہائی میں دو رکعت نماز پڑھے جس کو اللہ اور اس کے فرشتوں کے سوا کوئی نہ دیکھے تو اس کو جہنم کی آگ سے بری ہونے کا پروانہ مل جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

(۲۶) جو شخص ایک فرض نماز ادا کرے، اللہ جل شانہ کے یہاں اس کی ایک دعاء

مقبول ہو جاتی ہے۔ (ترغیب)

(۲۷) جو پانچوں نمازوں کا اہتمام کرتا رہے ان کے رکوع وسجود اور وضو وغیرہ کو اہتمام کے ساتھ اچھی طرح پورا کرتا رہے جنت اس کے لئے واجب ہو جاتی ہے، اور دوزخ اس پر حرام ہو جاتی ہے۔ (فضائل نماز)

(۲۸) مسلمان جب تک پانچوں نمازوں کا اہتمام کرتا رہتا ہے، شیطان اس سے ڈرتا رہتا ہے اور جب وہ نمازوں میں کوتاہی کرنے لگتا ہے تو شیطان کو اس پر جرأت ہو جاتی ہے اور اس کے بہکانے کی طمع کرنے لگتا ہے۔ (فضائل نماز)

(۲۹) سب سے افضل عمل اول وقت میں نماز پڑھنا ہے۔ (ترمذی)

(۳۰) نماز ہر متقی کی قربانی ہے۔ (ترغیب)

(۳۱) اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نماز کو اول وقت میں پڑھنا ہے۔ (ترمذی)

(۳۲) صبح کو جو شخص نماز کو جاتا ہے اس کے ہاتھ میں ایمان کا جھنڈا ہوتا ہے اور جو بازار کو جاتا ہے اس کے ہاتھ میں شیطان کا جھنڈا ہوتا ہے۔ (ترغیب)

(۳۳) ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعتوں کا ثواب ایسا ہے جیسا کہ تہجد کی چار رکعتوں کا۔ (فضائل نماز)

(۳۴) ظہر سے پہلے چار رکعتیں تہجد کی چار رکعتوں کے برابر شمار ہوتی ہیں۔ (فضائل نماز)

(۳۵) جب آدمی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو رحمت الٰہیہ اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ (فضائل نماز)

(۳۶) افضل ترین نماز آدھی رات کی ہے مگر اس کے پڑھنے والے بہت ہی کم ہے۔ (مشکوٰۃ)

(۳۷) میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خواہ کتنا ہی آپ زندہ رہیں آخر ایک دن مرنا ہے اور جس سے چاہے محبت کریں، آخر ایک دن اس سے جدا ہونا ہے، اور آپ جس قسم کا بھی عمل کریں (بھلا یا بُرا) اس کا بدلہ ضرور ملے گا اس میں کوئی تردد نہیں کہ مؤمن کی شرافت نماز میں ہے

اور مؤمن کی عزت لوگوں سے استغناء ہے۔ (بخاری)

(۳۸) اخیر رات کی ۲/دو رکعتیں تمام دنیا سے افضل ہیں اگر مجھے مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو امت پر فرض کر دیتا۔ (فضائل نماز)

(۳۹) تہجد ضرور پڑھا کرو کہ تہجد صالحین کا طریقہ ہے اور اللہ کے قُرب کا سبب ہے، تہجد گناہوں سے روکتی ہے اور خطاؤں کی معافی کا ذریعہ ہے اس سے بدن کی تندرستی بھی ہوتی ہے۔ (فضائل نماز)

(۴۰) حق تعالیٰ شانہٗ کا ارشاد ہے کہ اے آدم کی اولاد! تو دن کے شروع میں ۴/چار رکعتوں سے عاجز نہ بن (نماز پڑھ لے) میں تمام دن تیرے کاموں کی کفایت کروں گا۔ (فضائل اعمال)



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ
الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ط

• • •

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ ط (نزہۃ المجالس)

• • •

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْقَائِمَةِ وَالصَّلٰوةِ النَّافِعَةِ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنِّيْ رِضًا لَّا تَسْخَطُ بَعْدَهٗ اَبَدًا ط
(مسند احمد)





* رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کے بیان میں *

حدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص فتنہ وفساد کے وقت میری سنت پر مضبوطی سے قائم رہے گا اس کے لئے ۱۰۰/سو شہیدوں کا ثواب ہے۔ (بیہقی)

یعنی اس وقت جب لوگ پیغمبر ﷺ کی سنتوں سے بے پروائی کرتے ہوں یا سنت پر عمل کرنے والے کا مذاق کرتے ہوں تو ایسی خرابیوں کے زمانہ میں کوئی شخص لوگوں کی ہنسی کا خیال کئے بغیر سنت پر عمل کرے گا تو ایسے شخص کو ایسا ثواب ملے گا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حج کے موقع پر ایک لمبی تقریر کی اس میں آپ نے فرمایا: میں ۲/دو چیزیں ایسی چھوڑ کر جاتا ہوں کہ اگر تم مضبوطی سے تھاموگے تو کبھی بھی گمراہ نہ ہوں گے، اس میں سے ایک قرآن شریف اور دوسری میری سنت (حدیث) ہے۔ (حاکم)

حدیث: حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا "بھلائیاں"، اور "اچھے اچھے کام" خزانہ ہیں، بابرکت ہیں وہ بندے جن کو اللہ تعالیٰ نے بھلائی کے کاموں کیلئے چن لیا، اور بُرے کاموں کا روکنے والا بنایا۔ (مشکوٰۃ)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے لوگوں کو بھلائی کی طرف بلایا تو قیامت کے دن اپنی تبلیغ کے مطابق حاضر ہوگا، چاہے اس نے تبلیغ ایک ہی شخص کی کیوں نہ کی ہو؟ (ترمذی)



سو کر اُٹھنے کی سنتیں

(۱) نیند سے اُٹھتے وقت ہی دونوں ہاتھوں سے چہرہ اور آنکھوں کو ملنا تاکہ نیند کا خُمار دُور ہو جائے اور پانی کے برتنوں میں ہاتھ نہ ڈالیں۔ (ہدایہ)

(۲) صبح جب آنکھ کھلے تو یہ دُعا پڑھیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور کلمۂ طیبہ پڑھے:

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؕ

پھر یہ دُعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ ؕ (آثارِ مسنونہ)

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اُٹھ کر جانا ہے۔

(بخاری شریف جلد ۲ ص: ۹۳۶ کتاب الدعوات، قدیمی کتب خانہ، پاکستان)

(۳) جب سو کر اُٹھیں تو مسواک کر لیں۔

(سنن ابی داؤد جلد ۱ صفحہ ۹، کتاب الطہارۃ، مکتبہ امدادیہ پاکستان)

وضو میں ۲/دوبارہ مسواک کی جائے گی، سو کر اُٹھتے ہی مسواک کر لینا علیحدہ سنت ہے۔ (بذل المجہود شرح ابو داؤد ۱/۳۵)

(۴) پاجامہ یا شلوار پہنیں تو پہلے داہنے پاؤں میں پھر بائیں پاؤں میں، کُرتا یا قمیص پہنیں تو پہلے ہاتھ دائیں آستین میں ڈالیں پھر بائیں میں، اسی طرح صدری، ایسے

ہی جوتا پہنیں تو پہلے دائیں پاؤں میں پہنیں اور جب اُتاریں تو پہلے بائیں طرف کا اُتاریں، پھر دائیں طرف کا اُتاریں، اور بدن کی پہنی ہوئی ہر چیز کے اُتارنے کا یہی طریقہ مسنون ہے۔

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۷۰، کتاب اللباس، باب یبدأ باتعالی الیمنی، قدیمی کتب خانہ، پاکستان)

(۵) برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے تین مرتبہ ہاتھوں کو اچھی طرح دھولیں۔

(جامع ترمذی ج ۱ ص ۱۳، ابواب الطہارۃ، باب ماجاء اذا استقیظ احدکم، ایچ۔ ایم۔ سعید کمپنی، پاکستان)

بیت الخلاء آنے جانے کی دُعائیں اور سنتیں

(۱) استنجے کے لئے پانی اور ڈھیلے دونوں لئے جائیں، تین ڈھیلے یا پتھر ہو تو مستحب ہے، اگر پہلے سے بیت الخلاء میں انتظام کیا ہوا ہو تو کافی ہے، فلش پاخانوں میں ڈھیلوں کی وجہ سے دقت ہو رہی ہے۔ لہٰذا بعض علماء کرام نے ٹوئلٹ پیپر استعمال کرنے کا مشورہ دیا ہے تاکہ فلش خراب نہ ہو۔

(۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سر ڈھانک کر اور جوتا پہن کر بیت الخلاء تشریف لے جاتے تھے۔

(سنن ابن ماجہ ص: ۲۸، ابواب الطہارۃ وسننہا، باب الارتیاد للغائط آو بول۔ قدیمی کتب خانہ، پاکستان)

(۳) بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے یہ دُعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ ؕ

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۹۳۶، کتاب الدعوات، باب الدعاء عند الخلاء، قدیمی کتب خانہ، پاکستان)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بُرے کام سے اور خبیث شیاطین سے مرد ہو یا عورت۔

فائدہ: ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقاۃ میں لکھا ہے کہ احادیث میں ہے کہ اس

دعاء کی برکت سے بیت الخلاء کے خبیث شیاطین اور بندہ کے درمیان پردہ ہو جاتا ہے جس سے وہ شرمگاہ نہیں دیکھ پاتے نیز یہ بھی لکھا ہے کہ خبث کے ''ب'' پر پیش اور جزم دونوں پڑھنا جائز ہے۔ (مرقاۃ ۱/۳۶۱)

(۴) بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں قدم رکھے۔ (ابن ماجہ)

(۵) جب بدن ننگا کریں تو آسانی کے ساتھ جتنا نیچا ہو کر کھول سکیں اتنا ہی بہتر ہے۔

(سنن ابی داؤد ۱/۴۔ کتاب الطھارۃ، باب التکشف عند الحاجہ، مکتبہ امدادیہ، ملتان، پاکستان)

(۶) بیت الخلاء سے نکلتے وقت داہنا پیر باہر نکالیں، اور باہر آکر یہ دُعاء پڑھیں:

غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ ط

(سنن ابن ماجہ ص: ۲۶، ابواب الطھارۃ وسننھا، باب ما یقول اذا خرج من الخلاء، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں، تمام تعریف اس اللہ کے لئے جس نے مجھ سے ایذاء دینے والی چیز دور کر دی اور مجھے عافیت عطا فرمائی۔

(۷) بیت الخلاء جانے سے پہلے انگوٹھی یا کسی چیز پر قرآن شریف کی آیت یا حضور ﷺ کا مبارک نام لکھا ہو اور وہ دکھائی دیتا ہو تو اس کو اتار کر باہر ہی چھوڑ دیں۔

(سنن نسائی ۲/۲۸۹، کتاب الزینۃ من السنن الفطرۃ، نزع الخاتم عند دخول الخلاء، قدیمی کتب خانہ)

فراغت کے بعد باہر آکر پھر تعویذ پہن لیں، جس کو موم جامہ کر لیا گیا ہو یا کپڑے میں سی لیا گیا ہو اس کو پہن کر جانا جائز ہے۔

(۸) رفع حاجت کے وقت قبلہ کی طرف نہ چہرہ کریں اور نہ ہی اس طرف پیٹھ کریں۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۶۔ کتاب الوضوء، باب لا تستقبل القبلۃ بغائط او بول، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۹) رفع حاجت کرتے وقت بلا ضرورتِ شدیدہ کلام نہ کریں اسی طرح اللہ کا ذکر بھی نہ

کریں۔ (سنن ابو داؤد جلد ۱ ص ۴، کتاب الطھارۃ، مکتبہ امدادیہ، ملتان پاکستان)

(۱۰) پیشاب، پاخانے کی چھینٹوں سے بہت بچیں، کیونکہ اکثر عذابِ قبر پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (بخاری شریف جلد ۱ ص ۳۵۔ کتاب الوضو)

(۱۱) پیشاب کرتے وقت یا استنجا کرتے وقت عضو خاص کو دایاں ہاتھ نہ لگائیں، بلکہ بایاں ہاتھ لگائیں، استنجا بائیں ہاتھ سے کریں۔

(بخاری شریف جلد ۱ ص ۲۷، کتاب الوضو، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۱۲) بعض جگہ بیت الخلاء نہیں ہوتا اس وقت ایسی آڑ کی جگہ میں رفع حاجت کرنا چاہیے، جہاں کسی دوسرے آدمی کی نگاہ نہ پڑے۔ (سنن ابی داؤد جلد ۱ ص ۲)

(۱۳) پیشاب کرنے کے لئے نرم جگہ تلاش کریں تاکہ چھینٹے نہ اڑیں اور زمین جذب کرتی جائے۔ (سنن ابی داؤد ۱/۲، باب الرجل یتبوء لبولہ ایضاً)

(۱۴) بیٹھ کر پیشاب کریں، کھڑے ہو کر پیشاب نہ کریں۔

(جامع ترمذی جلد ۱ ص ۹، ابواب الطھارۃ، ایچ۔ایم۔سعید کمپنی کراچی، پاکستان)

(۱۵) پیشاب کرنے کے بعد استنجا سکھانا ہو تو دیوار وغیرہ کی آڑ میں سکھانا چاہئے۔

(بہشتی گوہر)

(۱۶) وضو سنت کے موافق گھر پر کرنا چاہئے۔ (طحطاوی)

(۱۷) سنتیں گھر پر پڑھ کر جانا، موقع نہ ہو تو مسجد میں پڑھنا۔ (طحطاوی)

فائدہ: آج کل جبکہ سنتوں کو ترک کیا جا رہا ہے، سنن کا مسجد میں پڑھنا افضل ہے۔

(کمالات اشرفیہ/۱۵۶)

گھر سے نکلنے کی دُعاء

گھر سے مسجد یا کہیں بھی جانے کے لئے باہر نکلے تو یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ط

(سنن ابی داؤد جلد ۲، ص ۳۴۷، کتاب الأدب، باب ماجاء فیمن دخل بیتہ مایقول، مکتبہ امدادیہ)

ترجمہ: میں اللہ کے نام کے ساتھ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا نیکی کرنے کی طاقت اور گناہ سے بچنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

اطمینان سے جانا، دوڑ کر نہ جانا (یہ صرف مسجد کے لئے ہے)۔

(سنن ابن ماجہ، ص:۵٦، ابواب المساجد و الجماعات، باب المشی الی الصلوٰۃ، قدیمی کتب خانہ)

گھر میں داخل ہونے کی دُعاء

مسجد سے یا جہاں کہیں سے بھی گھر میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے اور پھر گھر والوں کو سلام کرے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ، وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ، بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا، وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا، وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا ط

(سنن ابی داؤد جلد ۲، ص:۳۴۸، باب ماجاء فیمن رجل بیتہ ایضاً)

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے اچھا داخل ہونا اور اچھا نکلنا مانگتا ہوں، اللہ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام کے ساتھ ہم نکلے اور ہم نے اپنے اللہ پروردگار پر بھروسہ کیا۔

مسواک کی سُنّتیں

(۱) ہر وضو کرتے وقت مسواک کرنا سنت ہے۔

(سنن ابی داؤد جلد ۱، ص ۸، کتاب الطہارۃ، باب السواک)

(۲) مسواک پکڑنے کا مسنون طریقہ جو حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ داہنے ہاتھ کی چھنگلیا مسواک کے نیچے رکھے اور انگوٹھا مسواک کے اوپری سرے کے نیچے رکھے، اور باقی انگلیاں مسواک کے اوپر رکھے۔ (شامی ۱/۸۵)

وضو کی سنتیں

وضو میں ۱۸/اٹھارہ سنتیں ہیں ان کو ادا کرنے سے کامل طریقے سے وضو ہو جائے گا۔

(۱) وضو کی نیت کرنا، مثلاً یہ کہ میں نماز کے مباح (صحیح) ہونے کیلئے وضو کرتا ہوں۔

(نسائی، باب النیت فی الوضوء/ ۱۲)

(۲) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر وضو کرنا، بعض روایات میں وضو کی "بسم اللہ" (دعاء) اس طرح آئی ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ ط

(مراقی مع الطحطاوی/ ۳۷)

(۳) دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک دھونا۔ (ابوداؤد جلد ۱، ص:۱۵ کتاب الطہارۃ، مکتبہ امدادیہ ملتان پاکستان)

(۴) مسواک کرنا اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانتوں کو ملنا۔ (مراقی الفلاح ۳۷،۳۸)

(۵) تین بار کلی کرنا۔ (سنن ابی داؤد جلد ۱ص ۱۶ کتاب الطہارۃ، مکتبہ امدادیہ ملتان، پاکستان)

(۶) تین بار ناک میں پانی ڈالنا اور تین بار ناک صاف کرنا۔ (سنن ابی داؤد جلد ۱ص: ۱۶، ایضاً)

(۷) کلی اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا اگر روزہ نہ ہو۔

(سنن ابی داؤد جلد ۱ص: ۲۱، ایضاً)

(۸) ہر عضو کو تین بار دھونا۔ (بخاری شریف جلد ۱ص ۲۷، کتاب الوضو، باب الوضوء قدیمی کتب خانہ)

(۹) چہرہ دھوتے وقت داڑھی کا خلال کرنا۔ (سنن ابی داؤد، جلد ۱ص: ۶۱، ایضاً)

فائدہ: داڑھی میں خلال کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ تین بار چہرہ دھونے کے بعد ہتھیلی میں پانی لے کر ٹھوڑی کے پاس بالوں میں ڈالے اور داڑھی کا خلال کرے

(سنن ابی داؤد ۱/۲۱ باب تخلیل اللحیۃ، ایضاً)

(۱۰) ہاتھوں اور پیروں کو دھوتے وقت انگلیوں کا خلال کرنا۔

(سنن ابی داؤد ۱/ ۲۲، باب غسل الرجل ایضاً)

(۱۱) ایک بار تمام سر کا مسح کرنا۔ (سنن ابی داؤد ۱/ ۱۹ کتاب الطہارۃ، باب صفۃ الوضوء، مکتبہ امدادیہ)

(۱۲) سر کے مسح کے ساتھ کانوں کا مسح کرنا۔ (سنن ابی داؤد ج ۱ص ۱۹ عن ابن عباس، ایضاً)

(۱۳) اعضاء وضو کو مَل مَل کر دھونا۔ (مراقی/ ۴۰)

(۱۴) پے درپے وضو کرنا۔ (طحطاوی)

(۱۵) ترتیب وار وضو کے اعضاء دھونا۔ (ہدایہ ج/۱)

(۱۶) داہنی طرف سے پہلے دھونا۔ (بخاری باب التیمن فی الوضوء/ ۲۸)

(۱۷) سر کے اگلے حصے سے مسح شروع کرنا۔ (بخاری ۱/ ۳۱، عن عبداللہ ابن زید رضی اللہ عنہ)

(۱۸) گردن کا مسح کرنا، حلق کا مسح نہ کرے کیونکہ یہ بدعت ہے۔ (مراقی/ ۱۴)

وضوء کے بعد کلمۂ شہادت:

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط

پڑھ کر یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ ط

ترجمہ: اے اللہ! تو مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں اور خوب پاکی حاصل کرنے والوں میں شامل فرما۔ (حصن حصین ص: ۲۱۸، دارالاشاعت، کراچی پاکستان)

فائدہ: اس دعا کے متعلق مرقات شرح مشکوٰۃ میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وضو ظاہری طہارت ہے، اس دعا سے باطنی طہارت کی درخواست پیش کی گئی ہے کہ اول اختیاری تھی وہ ہم کر چکے ہیں اب آپ اپنی رحمت سے ہمارے باطن کو بھی پاک فرما دیجئے۔

غسل کرنے کا مسنون طریقہ

پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے پھر استنجے کی جگہ دھوئے، چاہے ہاتھ اور استنجے کی جگہ پر نجاست لگی ہو یا نہ لگی ہو ہر حال ان دونوں کو پہلے دھونا چاہئے (اور استنجے کی جگہ دھونے سے مراد یہ ہے کہ چھوٹا اور بڑا دونوں استنجے کے مقام دھوئے)۔

پھر بدن کو کسی جگہ منی یا کوئی ناپاکی لگی ہوئی ہو تو اس کو پاک کیجئے اس کے بعد مسنون طریقے پر وضو کیجئے، اگر پانی قدموں میں جمع ہو رہا ہے تو پیروں کو نہ دھوئے، وضو کے بعد تین مرتبہ سر پر پانی ڈالئے اور پھر تین مرتبہ داہنے کندھے پر پھر تین مرتبہ بائیں

کندھے پر پانی ڈالئے (اتنا پانی ڈالئے کہ سر سے پاؤں تک سارے بدن پر بہہ جائے) اور بدن کو ہاتھوں سے ملئے تاکہ بدن کا کوئی حصہ خشک نہ رہنے پائے، اگر بال برابر بھی جگہ خشک رہ گئی تو غسل نہ ہوگا، غرض سارے بدن پر پانی بہائے، پھر وہاں سے ہٹ کر پاک جگہ پر آکر پاؤں دھوئے، لیکن اگر وضو کے وقت پیر دھولئے ہوں تو اب دھونے کی ضرورت نہیں۔ (بہشتی زیور، شامی ۱/۱۵۷تا۱۵۹)

فائدہ: غسل کے بعد بدن کو کپڑے سے پونچھنا بھی ثابت ہے اور نہ پونچھنا بھی۔ لہٰذا دونوں میں سے جو صورت بھی آپ اختیار کریں سنت ہونے کی نیت کرلیا کیجئے۔

(جامع ترمذی ۱/۱۸، ابواب الطہارۃ، باب المندیل بعد الوضوء، ایچ ایم کمپنی، پاکستان چوک، کراچی)

مسجد میں داخل ہونے کی سنتیں

(۱) داہنا پیر مسجد میں داخل کرنا۔

(بخاری شریف جلد ۱ ص ۶۱، کتاب الصلوٰۃ، باب التیمن الی دخول المسجد، قدیمی کتب خانہ، پاکستان)

(۲) بسم اللہ پڑھنا۔

(سنن ابن ماجہ ص: ۵۶، ابواب المساجد والجماعات، باب الدعاء عند دخول المسجد، قدیمی کتب خانہ، پاکستان)

(۳) درود شریف پڑھنا، مثلاً: اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ۔

(سنن ابن ماجہ، ص: ۵۶)

(۴) دعا پڑھنا: اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ ط (ابن ماجہ)

ترجمہ: اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

(۵) اعتکاف کی نیت کرنا:

بِسْمِ اللّٰہِ دَخَلْتُ وَعَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَنَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَافِ ط (شامی ۲/۴۴۲)

نماز کی ۵۱/اکیاون سنتیں

قیام میں گیارہ سنتیں ہیں:

(۱) تکبیر تحریمہ کے وقت سیدھا کھڑا ہونا یعنی سر کو پست نہ کرنا۔ (طحطاوی/۱۴۳)

(۲) دونوں پیروں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ رکھنا۔ (طحطاوی/۱۴۳)

اور پیروں کی انگلیاں قبلہ کی طرف رکھنا۔ (شامی)

تنبیہ: بعض فقہاء نے چار انگل کے فاصلہ کو مستحب کہا ہے لیکن فقہ میں اطلاق سنت پر اور سنت کا اطلاق مستحب پر ہوتا ہے، کذا فی الشّامی تجویز اطلاق اسم المستحب علی السنّۃ وعکسہ۔ (جلد ۱/۶۱۲)

(۳) مقتدی کی تکبیر تحریمہ امام کی تکبیر تحریمہ کے ساتھ ہونا۔ (طحطاوی/۱۴)

فائدہ: مقتدی کی تکبیر تحریمہ اگر امام کی تکبیر تحریمہ سے پہلے ختم ہوگئی تو اقتداء صحیح نہ ہوگی۔ مقتدی کی تکبیر تحریمہ امام کی تکبیر تحریمہ کے بعد ہونی چاہیے۔ (طحطاوی)

(۴) تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھانا۔

(سنن ابی داؤد جلد ۱ ص ۱۱۱، کتاب الصلوٰۃ، باب رفع الیدین، مکتبہ امدادیہ ملتان، پاکستان)

(۵) ہتھیلیوں کو قبلہ کی طرف رکھنا۔ (طحطاوی/۱۵۲، شامی ۱/۳۵۶)

(۶) انگلیوں کو اپنی اصلی حالت پر رکھنا یعنی نہ زیادہ کھلی ہوں اور نہ زیادہ بند (ملی ہوئی) (ایضاً)

(۷) داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھنا۔ (طحطاوی/۱۴۰)

(۸) چھنگلیاں اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر گٹے کو پکڑنا۔ (طحطاوی/۱۴۱)

(۹) درمیانی تین انگلیوں کو کلائی پر رکھنا۔ (طحطاوی)

(۱۰) ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا۔ (شامی ۱/ ۳۵۹، طحطاوی/ ۱۴۰)

(۱۱) ثناء پڑھنا۔ (اعلاء السنن ۲/ ۱۷۴ تا ۱۷۷)

قراءت کی ۷/ سات سنتیں ہیں

(۱) تعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پڑھنا۔ (طحطاوی/۱۴۱)

(۲) تسمیہ یعنی ہر رکعت کے شروع میں "بِسْمِ اللّٰہ" پڑھنا۔ (طحطاوی/۱۴۱)

(۳) چپکے (آہستہ آواز سے) سے آمین کہنا۔ (طحطاوی/ ۱۴۲)

(۴) فجر اور ظہر میں طوالِ مفصل یعنی سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک عصر وعشاء میں اوساطِ مفصل یعنی سورۂ بروج سے سورۂ لم یکن تک اور مغرب میں قصارِ مفصل یعنی سورۂ لم یکن سے سورۂ ناس تک کی سورتوں میں سے کوئی سورۃ پڑھنا۔

(طحطاوی/ ۱۴۳، ۱۴۴)

(۵) فجر کی پہلی رکعت کو طویل کرنا۔ (طحطاوی/ ۱۴۴)

(۶) ثناء تعوذ، تسمیہ اور آمین کو آہستہ کہنا۔ (مراقی/ ۱۴۲)

(۷) فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ کا پڑھنا۔ (طحطاوی/۱۴۱/۷)

رکوع کی ۸/ آٹھ سنتیں ہیں

(۱) رکوع کی تکبیر کہنا۔ (طحطاوی/ ۱۴۴)

(۲) رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنا۔ (طحطاوی/ ۱۴۵)

(۳) گھٹنوں کو پکڑنے میں انگلیوں کو کشادہ رکھنا۔ (طحطاوی/۱۴۵)

(۴) پیٹھ کو بچھا دینا۔ (سیدھا رکھنا) (شامی ۱/ ۳۶۵)

(۵) پنڈلیوں کو سیدھا رکھنا۔ (شامی ۱/ ۳۶۵)

(۶) سر اور سُرین کو برابر رکھنا۔ (شامی ۱/ ۳۶۵)

(۷) رکوع میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پڑھنا۔ (طحطاوی/ ۱۴۴)

(۸) رکوع سے اُٹھنے میں امام کا سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ بآواز بلند کہنا اور مقتدی کا رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ اور منفرد کا دونوں (آہستہ سے) کہنا۔

اور رکوع کے بعد اطمینان سے سیدھا کھڑا ہونا۔ (شامی ۱/ ۳۲۷)

سجدہ کی ۱۲/ بارہ سنتیں ہیں

(۱) سجدہ میں جاتے وقت تکبیر کہنا۔ (شامی ۱/ ۳۵۲)

(۲) سجدہ میں پہلے دونوں گھٹنوں کو رکھنا۔ (شامی ۱/۵۴۱)

(۳) پھر دونوں ہاتھوں کو رکھنا۔ (شامی ۱/۵۴۱)

(۴) پھر ناک رکھنا۔ (شامی ۱/۵۴۱)

(۵) پھر پیشانی رکھنا۔ (شامی ۱/۵۴۱)

(۶) سجدہ میں سر دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھنا۔ (شامی ۱/۵۴۱)

(۷) سجدہ میں پیٹ کو رانوں سے الگ رکھنا اور پہلو کو بازو سے الگ رکھنا۔

(طحطاوی/۱۴۶)

(۸) کہنیوں کو زمین سے الگ رکھنا۔ (طحطاوی/ ۱۴۶)

(۹) سجدہ میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھنا۔

(۱۰) سجدہ سے اُٹھنے کی تکبیر کہنا۔ (شامی ۱/۳۵۲)

(۱۱) سجدہ سے اُٹھنے میں پہلے پیشانی، پھر ناک، پھر ہاتھوں کو پھر گھٹنوں کو اُٹھانا۔
(شامی ۱/۳۶۸، طحطاوی/۱۴۵)

(۱۲) دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا۔ (طحطاوی/۱۴۵)

قعدہ کی ۱۳/ تیرہ سنتیں ہیں

(۱) دائیں پیر کو کھڑا رکھنا اور بائیں پیر کو بچھا کر اس پر بیٹھنا۔ (طحطاوی/۱۴۶)

(۲) دونوں ہاتھوں کو رانوں پر رکھنا۔ (طحطاوی/۱۴۶)

(۳) تشہد میں ''اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ'' پر شہادت کی انگلی کو اُٹھانا اِلَّا اللّٰہُ پر جھکا دینا۔ رکھ دینا۔ (طحطاوی/۱۴۶،۱۴۷)

(۴) قعدۂ اخیرہ میں درود شریف پڑھنا۔ (طحطاوی/۱۴۷)

(۵) دُرود شریف کے بعد دُعائے ماثورہ ان الفاظ میں جو قرآن وحدیث کے مشابہ ہوں پڑھنا۔ (طحطاوی/۱۴۸)

(۶) دونوں طرف (دائیں بائیں) سلام پھیرنا۔ (طحطاوی/۱۴۹)

(۷) سلام کی ابتداء داہنی طرف سے کرنا۔ (طحطاوی/۱۴۹)

(۸) امام کو دونوں سلام کے وقت مقتدیوں، فرشتوں اور صالح جنات کی نیت کرنا۔ (طحطاوی/۱۴۹)

(۹) مقتدیوں کو امام، فرشتوں اور صالح جنات اور داہنے مقتدیوں کی نیت کرنا۔ داہنی جانب سلام پھیرتے وقت، اور بائیں مقتدیوں کی نیت کرنا بائیں سلام پھیرتے وقت۔ (طحطاوی/۱۵۰)

(۱۰) منفرد کو سلام کے وقت صرف فرشتوں کی نیت کرنا۔ (طحطاوی/۱۵۰)

(۱۱) مقتدی کا امام کے ساتھ ساتھ سلام پھیرنا۔ (طحطاوی/۱۵۰)

(۱۲) دوسرے سلام کی آواز کو پہلے سلام کی آواز سے پست کرنا۔ (طحطاوی)

(۱۳) مسبوق کو امام کے فارغ ہونے کا انتظار کرنا۔ (طحطاوی)

فائدہ: ہاتھ کی انگلیاں رکوع میں کشادہ ہوں اور سجدہ میں ملی ہوئی رکھیں۔ (نور الایضاح)

عورتوں کی نماز میں خاص فرق

(۱) عورت تکبیر تحریمہ کہتے وقت دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اُٹھائے لیکن ہاتھوں کو دوپٹے سے باہر نہ نکالے۔ (طحطاوی/۱۴۱)

(۲) سینے پر ہاتھ باندھے اور داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھ دے، مردوں کی طرح چھنگلیاں اور انگوٹھے سے گٹے کو نہ پکڑے۔ (طحطاوی/۱۴۱)

(۳) رکوع میں کم جھکے اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر گھٹنوں پر رکھ دے، انگلیوں کو کشادہ نہ کرے، دونوں بازو پہلو سے خوب ملے رہیں اور دونوں پیروں کے ٹخنے بالکل ملا دے۔ (طحطاوی/۱۴۱، بہشتی زیور ۲/۱۶)

(۴) سجدہ میں پیر کھڑے نہ کرے بلکہ داہنی طرف نکال دے اور خوب سمٹ کر اور دب کر سجدہ کرے کہ پیٹ کو رانوں سے اور بازو کو دونوں پہلوؤں سے ملا دے اور کہنیوں کو زمین پر رکھ دے۔ (بہشتی زیور ۲/۱۷)

(۵) قعدہ میں بائیں طرف بیٹھے اور دونوں پاؤں داہنی طرف نکال دے اور رانوں پر دونوں ہاتھوں کو رکھ دے، اور ہاتھوں کی انگلیاں خوب ملا کر رکھے۔
(طحطاوی/۱۴۶، شامی ۱/۳۱۳)

نماز کے وہ آداب جو سب کے لئے یکساں ہیں

اپنی نظر قیام میں سجدہ کی جگہ رکوع میں پاؤں پر سجدہ کی حالت میں ناک پر اور بیٹھنے کے وقت گود کی طرف، سلام پھیرتے وقت کندھوں پر رہے، اور جُمائی آئے تو خوب طاقت سے روکے اور حتی الامکان منہ بند رکھے، اور جب کھانسی کا اثر معلوم ہو تو بھی جہاں تک ہو سکے ضبط کرے۔ (آئینہ نماز مؤلفہ حضرت مفتی سعید احمد صاحب ﷫ مفتی اعظم مظاہر العلوم)

ہر فرض نماز کے بعد ان دُعاؤں میں سے کوئی دُعاء پڑھیں، سلام پھیر کر ''اَسْتَغْفِرُ اللہَ'' تین بار پڑھنا مسنون ہے پھر یہ دُعا پڑھیں:

(۱) اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط (حصن حصین ص:۲۶۹، دارالاشاعت: کراچی، پاکستان)

ترجمہ: اے اللہ تو سلامتی والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے تو بابرکت ہے، اے بزرگی اور کرم والے۔

(۲) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ. لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ، وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی ساتھی نہیں، اسی کا یہ تمام ملک ہے اور اسی کے لئے (تمام) تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

(حصن حصین ص:۲۶۹ دارالاشاعت کراچی، پاکستان)

(۳) اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ، وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا

یَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ ط

ترجمہ: اے اللہ! جو تو عطا فرمائے اس کو کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو منع کر دے (نہ دے) اس کو کوئی دے نہیں سکتا اور تیرے فیصلہ کو کوئی رد نہیں کرسکتا اور کسی دولت مند کو اس کی دولت تجھ سے بچا نہیں سکتی۔ (حصن حصین/۱۴۷)

کھانے کی چند سنتیں

(۱) دسترخوان بچھانا۔ (بخاری شریف جلد ۲ ص ۸۱۸، کتاب الأطعمہ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۲) دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔ (ترمذی شریف جلد ۲ ص ۱۶، کتاب الأطعمہ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۳) ''بِسْمِ اللہِ'' پڑھنا بلند آواز سے۔ آہستہ پڑھے تو بھی سنت اداء ہو جائے گی۔

(بخاری شریف جلد ۲ ص ۸۱۰، کتاب الأطعمہ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۴) داہنے ہاتھ سے کھانا۔ (بخاری شریف جلد ۲ ص ۸۱۰ کتاب الاطعمہ قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۵) کھانے کی مجلس میں جو شخص سب سے زیادہ بڑا اور بزرگ ہو اس سے کھانا شروع کرانا۔ (مسلم شریف جلد ۲ ص ۱۷۱، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۶) کھانا ایک قسم کا ہو تو اپنے سامنے سے کھانا۔ (بخاری شریف)

(۷) اگر کوئی لقمہ گر جائے تو اُٹھا کر صاف کر کے کھالینا۔

(سنن ابن ماجہ ص ۲۳۵، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۸) ٹیک لگا کر نہ کھانا۔ (بخاری شریف جلد ۲ ص ۸۱۴، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۹) کھانے میں کوئی عیب نہ نکالنا۔

(سنن ابن ماجہ ص ۲۳۵، ابواب الاطعمہ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۱۰) جوتا اُتار کر کھانا۔

(۱۱) کھانے کے وقت اُکڑوں بیٹھنا کہ دونوں گھٹنے کھڑے ہوں اور سُرین زمین پر ہوں، یا گھٹنا کھڑا ہو اور دوسرے گھٹنے کو بچھا کر اس پر بیٹھے، یا دونوں گھٹنے زمین پر بچھا کر قعدہ کی طرح بیٹھے اور آگے کی طرف ذرا جھک کر بیٹھے۔ (مرقات شرح مشکوٰۃ)

(۱۲) کھانے کے برتن، پیالہ و پلیٹ کو صاف کر لینا برتن اس کیلئے دُعائے مغفرت کرتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ ص:۲۳۵ ابواب الاطعمہ، باب تنقیۃ الصحفۃ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۱۳) کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹنا۔

(صحیح مسلم جلد ۲ ص ۱۷۵ کتاب الاشربۃ، باب استحباب لعق الأصابع قدیمی کتب خانہ، پاکستان)

(۱۴) کھانے کے بعد کی دُعا پڑھنا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ط

ترجمہ: سب تعریف اللہ کیلئے ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا۔

(حصن حصین ص: ۲۸۵ دارالاشاعت کراچی، پاکستان)

(۱۵) پہلے دسترخوان اُٹھانے کی دُعاء پڑھنا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مُكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا ط

ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لئے ہے ایسی تعریف جو بہت پاکیزہ اور بابرکت ہو، اے ہمارے رب ہم اس کھانے کو کافی سمجھ کر یا بالکل رخصت کر کے یا اس سے غیر محتاج ہو کر نہیں اُٹھا رہے ہیں۔ (حصن حصین ص: ۲۸۴ دارالاشاعت کراچی پاکستان)

(۱۷) دونوں ہاتھ دھونا۔

(سنن ابی داؤد ۲/۱۷۲، کتاب الأطعمة، باب فی غسل الیدین عند الطعام، مکتبہ امدادیہ)

(۱۸) کلّی کرنا۔ (صحیح بخاری ۲/۸۲۰، باب المضمضة بعد الطعام، ایضاً)

(۱۹) اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے اور درمیان میں یاد آئے تو یوں پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ ط (سنن ابی داؤد ۲/۱۷۳، باب التسمیۃ علی الطعام، ایضاً)

(۲۰) جب کسی کی دعوت کھائے تو میزبان کو یوں دعاء دے:

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ، وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ ط

ترجمہ: اے اللہ! جس نے کھلایا مجھ کو اس کو کھلا، اور جس نے پلایا مجھ کو اس کو پلا۔

(۲۱) سرکہ استعمال کرنا سنت ہے، جس گھر میں سرکہ موجود ہے وہ گھر سالن کا محتاج نہیں سمجھا جاتا۔

(۲۲) خالص گندم اگر کوئی استعمال کرتا ہے تو اسے چاہئے کہ اس میں کچھ جو بھی ملا لے چاہے تھوڑی ہی مقدار میں ہو تا کہ سنت پر عمل کا ثواب حاصل ہو جائے۔

(۲۳) گوشت کھانا سنت ہے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ دنیا اور آخرت میں کھانوں کا سردار گوشت ہے۔ (جامع صغیر ۲/۳۴)

(۲۴) اپنے مسلمان بھائی کی دعوت قبول کرنا سنت ہے۔

(سنن ابی داؤد جلد ۲ ص ۱۶۹، کتاب الاطعمۃ، باب ما جاء فی اجابۃ الدعوۃ، مکتبہ امدادیہ، ملتان، پاکستان)

البتہ اگر پوری آمدنی (حرام کی) سود یا رشوت کی ہو یا بدکاری میں مبتلا ہو تو اس کی دعوت قبول نہیں کرنا چاہئے۔

(۲۵) میت کے رشتہ داروں یعنی میت کے گھر کے افراد کو تین دن تک کھانا دینا مسنون ہے۔ (ابن ماجہ)

نوٹ: حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب انسان گھر آتا ہے اور گھر میں داخل

ہوتے وقت، کھانا کھانے کے وقت اللہ کا ذکر کر لیتا ہے، تو شیطان اپنی ذرّیت سے کہتا ہے (اس گھر میں) نہ تمہارے لئے رات کا ٹھکانا ہے اور نہ کھانا پینا، (چلو یہاں سے) اور جو شخص گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان (اپنی ذریت سے) کہتا ہے (آؤ آؤ) رات کا ٹھکانا بھی تمہیں مل گیا اور کھانا بھی (اس گھر میں ڈیرے ڈال دو)۔ (حصن حصین ص: ۱۹۴، دارالاشاعت، کراچی پاکستان)

پانی پینے کی سنتیں

(۱) دائیں ہاتھ سے پینا کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان پیتا ہے۔

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۷۲، کتاب الاشربہ، باب آداب الطعام والشراب واحکامھا، قدیمی کتب خانہ)

(۲) پانی پینے سے پہلے اگر کھڑے ہوں تو بیٹھ جانا، کھڑے ہو کر پینا منع ہے۔

(صحیح مسلم جلد ۲ ص ۱۷۳، باب فی الشرب قائما ایضاً)

(۳) ”بِسْمِ اللّٰهِ“ کہہ کر پینا اور پی کر ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ“ کہنا۔

(مشکوٰۃ المصابیح جلد ۲ ص ۳۸۴ ۳، کتاب الاطعمۃ، باب الاشربہ، مکتبہ رحمانیہ)

(۴) تین سانس میں پینا اور سانس لیتے وقت برتن کو منہ سے الگ کرنا۔

(صحیح مسلم جلد ۲ ص ۱۷۴، باب کراھیۃ التنفس فی نفس الاناء واستحباب التنفس ثلاثاً)

(صحیح بخاری جلد ۲ ص ۸۴۱، کتاب الاشربۃ، باب الشرب بنفسین اوثلاثۃ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۵) برتن کے ٹوٹے ہوئے کنارے کی طرف سے نہ پینا۔

(صحیح مسلم جلد ۲ ص ۱۷۳، کتاب الاشربۃ)

(۶) مشک سے منہ لگا کر پانی نہ پیئے یا کوئی بھی ایسا برتن ہو جس سے دفعتاً پانی زیادہ

آجانے کا احتمال ہو یا یہ اندیشہ ہو کہ اس میں کوئی سانپ یا بچھو آجائے۔

(صحیح بخاری جلد ۲ ص ۸۴۱، کتاب الاشربۃ، باب الشرب من فم السقاء، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۷) صرف پانی پینے کے بعد یہ دُعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَقَانَا عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهٖ وَلَمْ یَجْعَلْهُ بِذُنُوْبِنَا مِلْحًا اُجَاجًا ط (روح المعانی/۱۴۹، پارہ/۲۷)

ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنی رحمت سے ہمیں میٹھا خوشگوار پانی پلایا اور ہمارے گناہوں کے سبب اس کو کھارا، کڑوا نہیں بنایا۔

(۸) پانی اگر دوسروں کو دینا ہے تو پہلے داہنے والے کو دیں اور پھر اسی ترتیب سے دور ختم ہو۔ (صحیح بخاری جلد ۲ ص ۸۴۰۔ کتاب الاشربۃ، باب الایمن فالایمن فی الشرب، قدیمی کتب خانہ)

اسی طرح چائے دودھ یا شربت بھی پیش کریں۔

(۹) دودھ پینے کے بعد یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ ط

ترجمہ: اے اللہ! تو اس میں ہمیں برکت دے اور یہ ہم کو اور زیادہ نصیب فرما۔

(۱۰) پلانے والے کا آخر میں پینا۔

(جامع ترمذی جلد ۲ ص ۱۱، ابواب الاشربۃ، باب ماجاء ان ساقی القدسہ اخرھم شرباً)

(۱۱) آب زم زم کھڑے ہو کر پینا۔

(۱۲) وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا۔ اس میں بیماروں کے لئے شفا ہے علامہ شامی نے لکھا ہے کہ میں نے کئی بار اپنی بیماریوں میں اس کا تجربہ کیا ہے اور شفا حاصل ہوئی ہے۔

لباس کی سنتیں

(۱) حضور ﷺ کو سفید رنگ کا کپڑا پسند تھا۔

(سنن ابی داؤد جلد ۲،ص ۲۰۷۔کتاب اللباس، باب فی البیاض)

(۲) قمیص، کُرتا یا صدری وغیرہ پہنیں تو پہلے دایاں ہاتھ آستین میں ڈالیں، پھر بایاں ہاتھ اسی طرح پائجامہ اور شلوار کے لئے پہلے داہنا پاؤں، پھر بایاں پاؤں۔

(جامع ترمذی جلد ۱ص ۳۰۶،ابواب اللباس، باب ماجاء فی القمیص ،ایچ۔ایم سعید کمپنی، پاکستان چوک کراچی)

(۳) پائجامہ، شلوار یا لنگی ٹخنہ سے اوپر رکھیں، ٹخنہ سے نیچے لٹکانے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا تہبند ٹخنہ سے نیچے لٹکانے والے پر اللہ تعالیٰ نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔ (صحیح بخاری جلد ۲،ص ۸۶۱۔کتاب اللباس، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۴) نیا کپڑا پہن کر یہ دُعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ ط

ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لئے ہیں جس نے یہ کپڑا مجھے پہنایا اور نصیب کیا بغیر میری کوشش اور قوت کے۔ (ابوداؤد، کتاب اللباس، قبیل باب فیما یدعی لمن لبس ثوباً جدیداً)

(۵) عمامہ کے نیچے ٹوپی رکھنا سنت ہے۔ (مرقاۃ)

(۶) حضور ﷺ کو کُرتہ بہت پسند تھا۔

(سنن ابی داؤد جلد ۲،ص ۲۰۳،کتاب اللباس، باب ماجاء فی القمیص ۔مکتبہ امدادیہ، ملتان پاکستان)

(۷) سیاہ عمامہ باندھنا مسنون ہے، شملہ چھوڑنا بھی مسنون ہے۔

(۸) ٹوپی پہننا سنت ہے۔ (مرقات ۸/۲۴۸)

(۹) قمیص یا کرتہ وغیرہ اُتارنا ہو تو پہلے بایاں ہاتھ آستین سے نکالیں، پھر داہنا ہاتھ، اسی طرح شلوار اور پائجامہ اُتارتے وقت پہلے بایاں پیر باہر نکالیں پھر داہنا۔

(۱۰) جوتا پہلے داہنے پاؤں میں پہنیں پھر بائیں پاؤں میں۔

(بخاری شریف جلد ۲،ص ۸۷۰۔کتاب اللباس، قدیمی کتب خانہ، پاکستان)

(۱۱) اُتارتے وقت پہلے بائیں پاؤں سے اُتاریں پھر دائیں پاؤں سے۔

(صحیح بخاری جلد ۲،ص ۸۷۰۔کتاب اللباس، قدیمی کتب خانہ، پاکستان)

(۱۲) جوتے یا کوئی بھی نئی چیز پہننے کے وقت یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِہٖ وَخَیْرِ مَاھُوَلَہٗ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَاھُوَلَہٗ ط

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور جس غرض کے لئے یہ ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر سے اور جس غرض کے لئے یہ ہے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

بالوں کی سنتیں

(۱) نبی کریم ﷺ کے مبارک بالوں کی لمبائی کانوں کے درمیان تک اور دوسری روایت کے مطابق کانوں تک، اور ایک روایت کے مطابق کانوں کی لو تک تھی۔

(شمائل ترمذی، ص: ۳، باب ماجاء فی شعر رسول اللہ ﷺ، ایچ۔ایم سعید کمپنی پاکستان)

(۲) پورے سر پر بال رکھنا کانوں کی لو تک یا اس سے کسی قدر نیچے سنت ہے اور پورا سر منڈوا دینا بھی سنت ہے اور اگر کتروانا چاہے تو پورے سر کے بال سب طرف سے برابر کتروانا جائز ہے لیکن آگے کی طرف سے بڑے رکھنا اور گردن کی طرف چھوٹے کر دینا جس کو انگریزی بال کہتے ہیں جائز نہیں ہے، اسی طرح سر کا کچھ

حصہ منڈوادینا بھی جائز نہیں ہے، اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس سے بچائے۔ آمین

(بہشتی زیور ۱۱/۱۱۵)

(۳) داڑھی کو بڑھانا اور مونچھوں کو کم کرنے کے متعلق احادیث میں حکم وارد ہے۔

(بخاری شریف جلد ۲، ص ۸۷۵، کتاب اللباس، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

داڑھی منڈوانا یا ایک مشت سے کم کتروانا حرام ہے۔ (بہشتی زیور ۱۱/۱۱۵)

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس سے محفوظ رکھے ایک مشت داڑھی رکھنا واجب ہے اور ایک مشت کی مقدار سنت سے ثابت ہے۔ (صحیح بخاری ایضاً)

(۴) مونچھوں کو کترنے میں مبالغہ کرنا سنت ہے، لمبی لمبی مونچھیں رکھنے پر حدیثوں میں سخت وعید آئی ہے۔ (اوجز المسالک ج/ ۱۴)

(۵) زیر ناف، بغل اور مونچھوں کے بال اور ناخن وغیرہ دور کرکے صاف ستھرا رہنا چاہئے، اگر چالیس دن گزر جائیں اور صفائی نہ کرے تو گنہگار ہوگا۔

(بہشتی زیور ۱۱/۱۱۶)

(۶) بالوں کو دھونا، تیل لگانا اور کنگھا کرنا مسنون ہے لیکن ضرورت نہ ہو تو بیچ میں ایک آدھ دن ناغہ کردینا چاہئے۔ (مشکوٰۃ، بذل المجہود شرح ابوداؤد)

(۷) کنگھا کریں تو پہلے دائیں جانب سے شروع کریں۔

(بخاری شریف جلد ۱، ص ۶۱، کتاب الصلوٰۃ، باب التیمن فی دخول المسجد، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۸) کنگھا کرتے ہوئے یا حسب ضرورت جب بھی آئینہ دیکھیں تو یہ دعا کریں:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ ط

ترجمہ: اے اللہ! جیسے آپ نے میری صورت اچھی بنائی، میرے اخلاق بھی اچھے کردیجئے۔

(حصن حصین، ص: ۳۵۱، دارالاشاعت، کراچی پاکستان)

(۹) جب سر میں تیل ڈالنے کا ارادہ کریں، تب بائیں ہاتھ کی ہتھیلی میں تیل لیکر بھوؤں پر پھر آنکھوں پر اور پھر سر میں تیل ڈالیں۔

(۱۰) سر میں تیل ڈالنے کی شروعات پیشانی کی طرف سے کریں۔

ناخن کاٹنے کی سنتیں

★ ہاتھ کے ناخن کاٹنے کا طریقہ:

دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شروع کریں۔

اس کے بعد درمیانی انگلی، پھر اس کے پاس والی، پھر چھوٹی انگلی کے ناخن کاٹیں، اس کے بعد بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے شروع کریں، اور ترتیب سے کاٹتے ہوئے آخر میں انگوٹھے کا ناخن کاٹیں، اور اس کے بعد سب سے آخر میں دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹیں۔

★ پاؤں کے ناخن کاٹنے کا طریقہ:

دائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی سے شروع کریں، اور ترتیب سے کاٹتے ہوئے آخر میں انگوٹھے کا ناخن کاٹیں اور پھر اس کے بعد بائیں پیر کے انگوٹھے سے شروع کریں اور ترتیب سے کاٹتے ہوئے چھوٹی انگلی کا ناخن کاٹیں۔

★ ناخن کب کاٹیں:

جمعہ کی نماز سے پہلے ناخن کاٹنا سنت ہے۔

حضور ﷺ جمعہ کے دن نماز سے پہلے مونچھوں اور پھر اسی طرح ناخن کاٹتے تھے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن ناخن کاٹے، آئندہ جمعہ تک کی

بلاؤں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہے گا۔ (شامی ۵/۲۸۷،۲۸۸)

نوٹ: حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ دقیق العید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ناخن کاٹنے کے لئے کوئی خاص کیفیت اور کوئی دن مقرر ہونے کے متعلق حضور ﷺ سے کوئی طریقہ منقول اور ثابت نہیں ہے، اس لئے مذکورہ طریقہ کو مستحب ہونے کا اعتقاد رکھنا جائز نہیں ہے۔ (بذل المجہود فی حل ابو داؤد ۱/۳۳)

کفر یا گناہ کے وسوسہ کے وقت کی سنتیں

(۱) کفر یا گناہ کا وسوسہ آئے تب یہ پڑھے: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ط اور اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ط (مرقات ۱/۱۳۷)

(۲) دوسری سنت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور و فکر نہ کریں، غور و فکر اور سوچ کا تعلق خلق کے ساتھ ہے نہ کہ خالق کے ساتھ۔

اذان اور اقامت کی سنتیں

(۱) اذان و اقامت قبلہ رو کہنا سنت ہے۔ (مراقی الفلاح/۱۰۶، اعلاء السنن ۲/۱۲۶)

(۲) اذان کے الفاظ ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنا اور اقامت کے الفاظ جلد جلد ادا کرنا سنت ہے۔

(جامع ترمذی جلد ۱/ص ۴۸، ابواب الصلوٰۃ، ایچ۔ ایم سعید کمپنی پاکستان)

(۳) اذان میں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہتے وقت مؤذن کو دائیں اور بائیں منہ پھیرنا سنت ہے لیکن سینہ اور قدم قبلہ رخ ہی رہے۔

(بخاری شریف جلد ۱/ص ۸۸ کتاب الاذان، باب هل يتتبع المؤذن فاه هٰهنا وهٰهنا، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۴) جب مؤذن سے اذان کے کلمات سنیں تو جس طرح وہ کہے اسی طرح کہتے جائیں اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہیں۔

(بخاری شریف جلد ۱/ص ۸۶، کتاب الاذان، باب ما یقول إذا سمع المنادی، قدیمی کتب خانہ)

(۵) فجر کی اذان میں ''اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ'' کے جواب میں ''صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ'' کہا جائے گا۔

(۶) اقامت کا جواب بھی اذان کی طرح دیا جائے گا لیکن ''قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ'' کے جواب میں 'اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا' کہا جائے۔

(سنن ابی داؤد جلد ۱/ص ۸۵ کتاب الصلوٰۃ، باب ما یقول اذا سمع الاقامۃ، مکتبہ امدادیہ، ملتان پاکستان)

(۷) اذان کے جواب دینے کے بعد درود شریف پڑھنا سنت ہے۔

(صحیح مسلم ج ۱/ص ۱۶۶، کتاب الصلوٰۃ، باب استحباب القول مثل قول المؤذن، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۸) اذان کے بعد کی دُعاء:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ، وَالصَّلَاۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ، وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ط

ترجمہ: اے اللہ! اس پوری پکار کے مالک، اور قائم ہونے والی نماز کے مالک، محمد ﷺ کو وسیلہ عطاء فرما، اور ان کو فضیلت عطاء فرما، اور ان کو مقام محمود پر پہنچا، جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، بیشک تو وعدہ خلاف نہیں فرماتا ہے۔

(بخاری شریف جلد ۱/ص ۸۶ کتاب الاذان، باب الدعاء عند النداء، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

☆ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ بخاری میں نہیں ہے، امام بیہقی نے سنن کبیر میں نقل کیا ہے۔ (حصن حصین ص:۲۳۹ دارالاشاعت، کراچی)

☆ ''وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ'' کا لفظ اور ''يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ'' وغیرالفاظ جومشہور ہیں ان کا ثبوت روایات میں نہیں ہے۔

فائدہ: اس دُعا پر حضور ﷺ کی شفاعت اور حسن خاتمہ کا انعام ہے۔ (مرقات)

سونے کی سنتیں

نبی کریم ﷺ سے ان تمام چیزوں پر استراحت (آرام کرنا) فرمانا ثابت ہے۔
(۱) بوریہ، (۲) چٹائی، (۳) کپڑے کا فرش، (۴) زمین، (۵) تخت، (۶) چارپائی، (۷) چمڑہ اور کھال۔ (زادالمعاد)

(۲) باوضو سونا سنت ہے۔
(بخاری شریف ج ۲، ص ۳۳۹۔۳۴۰، کتاب الأدب، باب فی النوم علی الطہارۃ، مکتبہ امدادیہ پاکستان)

(۳) جب اپنے بستر پر آئے تو اسے کپڑے کے گوشہ سے تین بار جھاڑ دے۔
(بخاری شریف ج ۲، ص ۹۳۵، کتاب الأدعیۃ، باب تحت باب التعوذ والقراۃ عند النوم)

(۴) سونے سے پہلے بسم اللہ کہتے ہوئے درج ذیل امور انجام دے:
(۱) دروازہ بند کرے، (۲) چراغ بجھادے، (۳) مشکیزہ کا منہ باندھے (۴) پانی کے برتن ڈھانک دے۔ (صحیح مسلم ۲/ ۱۷۰، کتاب الأشربۃ، باب استحباب تخمیر الاناء، قدیمی کتب خانہ)

★ حدیث میں آیا ہے کہ شیطان چوہے کو یہ بتادیتا ہے کہ تو بتی کھینچ کرلے جا (جو آگ لگنے کا ذریعہ بن جاتی ہے)۔ (فضل المبین ترجمہ حصن حصین)

★ مسلم شریف کی روایت ہے کہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں وبا نازل ہوتی ہے، جس کھلے ہوئے برتن پر سے گزرجاتی ہے تو اس میں وبا کا کچھ حصہ ضرور داخل ہوجاتا ہے۔ (مسلم شریف ج ۲ ص ۱۷۱، ایضاً)

★ اگر اس وقت ڈھانکنے کے لئے کچھ نہ ملے تو برتن کے منہ پر چوڑائی میں ایک لکڑی ہی رکھ دے۔ (مسلم شریف ج ۲ ص ۱۷۰، ایضاً)

(۵) عشاء کی نماز کے بعد قصہ کہانیوں کی ممانعت ہے، نماز پڑھ کر سوجانا چاہئے، البتہ وعظ ونصیحت کے لئے یاروزی، معاش کے لئے جاگنے کی اجازت ہے۔

(۶) سوتے وقت ہر آنکھ میں تین تین سلائی سرمہ لگانا عورت اور مرد دونوں کے لئے مسنون ہے۔ (مشکوۃ المصابیح ج ۲ ص ۳۹۶ کتاب اللباس، باب الترجل، مکتبہ رحمانیہ پاکستان)

★ جب سونے کا ارادہ ہو تو قرآن شریف کی آیات اور سورتیں پڑھو مثلاً الحمد شریف، آیۃ الکرسی، سورۂ ملک، تَبَارَکَ الَّذِیْ، چاروں قل اور درود شریف اگر زیادہ نہ پڑھ سکو تو دو ایک سورتیں ضرور پڑھ لو کہ یہ دنیا اور آخرت کی بھلائی اور نیک بختی کی بنیاد ہے۔

(۷) سونے سے پہلے تسبیح فاطمہ کا اہتمام کرے یعنی سُبْحَانَ اللهِ ۳۳/ بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳/ بار، اَللّٰهُ اَکْبَرُ ۳۴/ بار پڑھے۔

(۸) سوتے وقت داہنی کروٹ پر قبلہ رو سونا مسنون ہے۔
(سنن ابی داؤد جلد ۲ ص ۳۴۰، کتاب الأدب، باب مایقول عند النوم، مکتبہ امدادیہ)

اُلٹا لیٹنا اس طرح کہ سینہ زمین کی طرف اور پیٹھ آسمان کی طرف ہو منع ہے۔
(سنن ابی داؤد جلد ۲ ص ۳۴۰، باب کیف یتوجہ، ایضاً)

(۹) بستر پرلیٹ کر یہ دُعا پڑھیں:

بِاسْمِکَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِکَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ ؕ

(بخاری شریف ج ۲ص ۹۳۵ کتاب الدعوات، باب التعوذ والقرأۃ عند النوم، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۱۰) پھر یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی ؕ

(بخاری شریف ج ۲ص ۹۳۴ کتاب الدعوات، باب مایقول اذا نام، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۱۱) سونے سے پہلے تین بار یہ استغفار بھی پڑھے:

اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ الَّذِیْ لَآاِلٰهَ اِلَّاهُوَالْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ ؕ

(جامع ترمذی ۲/۱۷۷، ابواب الدعوات، باب ماجاء فی الدعاء اذا اوی الی فراشہ۔ ایچ۔ ایم سعید کمپنی پاکستان)

(۱۲) اگر خواب میں کوئی ڈراؤنی بات نظر آئے اور آنکھ کھل جائے تو تین بار بائیں طرف تھتکار دو اور اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ؕ تین بار پڑھو اور کروٹ بدل کر سوجاؤ۔ (مسلم شریف ج ۲ص ۲۴۰ کتاب الرؤیا، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۱۳) اگر کسی کو دوپہر کے وقت موقع ملتا ہو تو سنت کی اتباع میں دوپہر میں تھوڑی دیر سونا سنت ہے چاہے نیند آئے یا نہ آئے۔ اسے ''قیلولہ'' کہتے ہیں۔

سوتے وقت تلاوت کا ثواب

فرشتہ حفاظت کرتا ہے:

حدیث: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان بستر پر سوتے وقت قرآن پاک کی کوئی سی سورت تلاوت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے فرشتہ روانہ کردیتے ہیں جو اس کی ہر نقصان دہ چیز سے حفاظت کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ جب بھی بیدار ہو۔

(جامع ترمذی ۲/۱۷۸، ابواب الدعوات، باب ماجاء فیمن یقرأ من القرآن عند المنام، ایچ ایم سعید کمپنی، پاکستان)

سوتے وقت سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص کی تلاوت کا فائدہ:

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تو اپنا پہلو بستر سے لگائے اور سورۂ فاتحہ اور قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ ؕ کی تلاوت کرے تو موت کے سوا ہر چیز سے پناہ حاصل کرلے گا۔ (بزار)

سوتے وقت آنحضرت ﷺ کی عادت مبارکہ:

حدیث: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ سونے سے پہلے ''مسبحات'' کی تلاوت فرمایا کرتے تھے اور فرماتے تھے ان میں ایک آیت ایسی ہے جو ہزار آیات سے افضل ہے۔

(سنن ابی داؤد ۲/۳۴۱، کتاب الادب، باب مایقول عند النوم، مکتبہ امدادیہ)

فائدہ: امام نسائی نے حضرت معاویہ بن صالح سے نقل کیا ہے کہ بعض اہل علم ان چھ سورتوں کو مُسبّحات میں شمار کرتے تھے: (۱) سورۃ الحدید (۲) سورۃ الحشر

(۳) سورۃ الحوارِیین (یعنی سورۃ الصف) (۴) سورۃ الجمعہ (۵) سورۃ التغابن (۶) سورۃ الاعلیٰ۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی شخص جب اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرے تو اپنی داہنی کروٹ پر لیٹے پھر قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ط (مکمل سورۃ) ۱۰۰/سو مرتبہ تلاوت کرے، جب قیامت کا دن ہوگا اللہ جل شانہٗ اس سے فرمائیں گے، اے میرے بندے اپنی داہنی طرف سے جنت میں داخل ہو جا۔

بے شمار گناہوں کی معافی

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے بستر پر لیٹتے وقت تین مرتبہ یوں کہے ''اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ'' اس کے تمام گناہ صغیرہ معاف کردیئے جائیں گے، اگرچہ درختوں کے پتوں کی تعداد میں ہوں، اگرچہ ریت کے ذرات کی تعداد میں ہوں، اور اگرچہ دنیا کے ایام کی تعداد میں ہوں۔

(جامع ترمذی ۲/۱۷۷، ابواب الدعوات، باب ماجاء فی الدعاء اذا أوی إلی فراشہ، ایچ ایم سعید کمپنی)

حدیث: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جب کوئی (مسلمان) دائیں کروٹ پر لیٹے پھر یہ دُعاء پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ، وَوَجَّھْتُ وَجْھِیْ، اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ،

وَاَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ، رَغْبَۃً وَّرَھْبَۃً اِلَیْکَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ، اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ ط

اگر وہ اسی رات فوت ہوگیا تو جنت میں داخل ہوگا۔

سفر کی سنتیں

(۱) جہاں تک ہوسکے سفر میں کم از کم دو آدمی جائیں، تنہا آدمی سفر نہ کرے البتہ ضرورت اور مجبوری میں کوئی حرج نہیں کہ تنہا آدمی سفر کرے۔ (فتح الباری ۲/۵۳)

(۲) سواری کے لئے رکاب (ٹرین، بس، ٹیکسی) میں پاؤں رکھیں تو بسم اللہ کہیں۔

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۸۲، ابواب الدعوات، باب ماجاء مایقول إذا رکب دابۃ، ایچ۔ ایم سعید کمپنی)

(۳) سواری پر اچھی طرح بیٹھ جائیں تو تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں پھر یہ دُعا پڑھیں:

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا، وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ، وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ط

(جامع ترمذی ۲/۱۸۲، ایضاً)

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے تابع بنائی یہ سواری، اور نہیں تھے ہم اس کو قابو کرنے والے اور بیشک ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

سواری پر سوار ہونے کے وقت کی دُعاء اور درود

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جانور (یا سواری پر) سوار ہو اور (مذکورہ کلمات) پڑھ لے تو وہ جانور (یا سواری) کہتی ہے اللہ تجھے برکت عطا فرماویں (کیونکہ) تو نے میری پشت کو (دعاء کے اثر سے) ہلکی کی، اور اپنے پروردگار کی اطاعت کی اور اپنے نفس پر احسان کیا، اللہ تعالیٰ تیرے سفر میں برکت عطاء فرماویں، اور تیرے مقصد کو پورا فرماویں۔

(۴) پھر یہ دُعاء پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا ھٰذَا السَّفَرَ وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَہٗ، اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَآبَۃِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ ط

ترجمہ: اے اللہ! آسان کر دیجئے ہم پر ہمارے اس سفر کو، اور طے کر دیجئے ہم پر درازی اس کی، اے اللہ! آپ ہی رفیق سفر ہیں سفر میں، اور خبر گیراں ہیں گھر بار میں، یا اللہ میں پناہ چاہتا ہوں آپ کی سفر کی مشقت سے، اور بری حالت دیکھنے سے، اور واپس آ کر بُری حالت پانے سے مال میں اور گھر میں اور بچوں میں۔

(۵) مسافرت میں ٹھہرنے کی ضرورت پیش آئے تو سنت یہ ہے کہ راستہ سے ہٹ کر قیام کرے، راستہ میں پڑاؤ نہ ڈالے کہ آنے جانے والوں کا راستہ رُکے ان کو تکلیف ہو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ج ۲ ص ۳۵۰، کتاب الجہاد، باب آداب السفر، مکتبہ رحمانیہ)

(۶) سفر کے دوران جب سواری بلندی پر چڑھے تو اللہ اکبر کہے۔
(صحیح بخاری ج ۲ ص ۴۲۰، کتاب الجہاد، باب التّسبیح إذا ھبط وادیاً، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۷) جب سواری نشیب یا پستی میں اُترنے لگے تو سبحان اللہ کہے۔ (صحیح بخاری)

فائدہ: مرقاۃ میں یہ ہے کہ یہ سنت سفر کی ہے، لیکن اپنے گھروں میں یا مسجد کی سیڑھیوں پر چڑھتے وقت داہنا پاؤں بڑھائے اور اللہ اکبر کہے خواہ ایک ہی سیڑھی ہو اور نیچے اُترتے وقت بایاں پاؤں آگے بڑھائے، اور سبحان اللہ کہے خواہ معمولی نشیب ہو تو ثوابِ سنت کی توقع ہے۔

اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے بلندی پر چڑھتے وقت اللہ اکبر کہنے کا راز یہ بیان کیا ہے کہ بلندی پر ہم اگر چہ بظاہر ہوتے نظر آرہے ہیں لیکن اے اللہ ہم بلند نہیں ہیں بلندی اور بڑائی صرف آپ کے لئے خاص ہے اور پستی میں اُترتے وقت سبحان اللہ کہنا اس لئے ہے کہ ہم پست ہیں، اے اللہ آپ پستی سے پاک ہیں۔

(۸) جس شہر یا گاؤں میں جانے کا ارادہ ہو جب اس میں داخل ہونے لگیں تو تین بار یہ دعا پڑھیں: اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْھَا ط

ترجمہ: (اے اللہ برکت دے ہمیں اس شہر میں)

پھر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَھْلِھَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَھْلِھَا اِلَیْنَا ط (حصن حصین)

ترجمہ: اے اللہ! عطا کیجئے ہمیں ثمرات اس کے اور عزیز کر دیجئے ہمیں اہل شہر کے نزدیک اور محبت دیجئے اس شہر کے نیک لوگوں کے نزدیک۔

(۹) رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب سفر کی ضرورت پوری ہو جائے تو اپنے گھر لوٹ آئے سفر میں بلاضرورت ٹھہرنا اچھا نہیں۔

(صحیح بخاری ج ۱ص ۴۲۱، کتاب الجہاد، باب السرعۃ فی السیر)

(۱۰) دور دراز کے سفر سے بہت دنوں بعد زیادہ رات گئے اگر گھر آئے تو اسی وقت گھر میں نہ جائے بلکہ بہتر ہے کہ صبح مکان میں جائے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ج ۲ص ۳۵۰، کتاب الجہاد)

البتہ اہل خانہ تمہارے دیر سے آنے سے آگاہ ہوں اور ان کو تمہارا انتظار بھی ہو تو اسی وقت گھر میں داخل ہونے میں کوئی حرج نہیں۔ (مرقاۃ/۳۳۸)

ان مسنون طریقوں پر عمل کرنے سے دین و دنیا کی بھلائی حاصل ہوگی۔

(۱۱) سفر میں کتا اور گھنگرو ساتھ رکھنے کی ممانعت آئی ہے۔ کیونکہ ان کی وجہ سے شیطان پیچھے لگ جاتا ہے اور سفر کی برکت جاتی رہتی ہے۔

(صحیح مسلم ج ۲ص ۲۰۲ کتاب اللباس والزینۃ، باب کراہیۃ الکلب والجرس فی السفر، قدیمی کتب خانہ)

(مشکوٰۃ المصابیح ج ۲ص ۳۵۰ کتاب الجہاد، باب آداب السفر، مکتبہ رحمانیہ اردو بازار، لاہور پاکستان)

(۱۲) سفر سے لوٹ کر آنے والے کیلئے یہ مسنون ہے کہ گھر میں داخل ہونے سے پہلے مسجد میں جا کر ۲/ دو رکعت نماز پڑھے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ج ۲ص ۳۵۰، ایضاً)

(۱۳) جب سفر سے واپس آئے تو یہ دعا پڑھے:

آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ؕ

(جامع ترمذی ج ۲ص ۱۸۲، ابواب الدعوات، باب ماجاء مایقول اذا رجع من سفرہ، ایچ ایم سعید کمپنی)

ترجمہ: ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، اللہ کی بندگی کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

نکاح کی سنتیں

(۱) مسنون (برکت والا) نکاح وہ ہے جو سادہ ہو جس میں ہنگامہ یا زیادہ تکلفات اور جہیز وغیرہ کے سامان کا جھگڑا نہ ہو۔

(مشکوٰۃ ج ۲ص ۲۷۹ کتاب النکاح، باب اعلان النکاح والخطبۃ، مکتبہ رحمانیہ پاکستان)

(۲) نکاح کے لئے نیک اور صالح فرد کو تلاش کرنا اور منگنی یا پیغام بھیجنا مسنون ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ص ۲۷۶ کتاب النکاح، باب النظر الی المخطوبۃ، مکتبہ رحمانیہ پاکستان)

(۳) جمعہ کے دن مسجد میں اور شوال کے مہینہ میں نکاح کرنا پسندیدہ اور مسنون ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ص ۲۸۰، ۲۷۹، کتاب النکاح، مکتبہ رحمانیہ پاکستان)

(۴) نکاح کو مشہور کرنا سنت ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ص ۲۸۰، کتاب النکاح، باب اعلان النکاح والخطبۃ والشرط، مکتبہ رحمانیہ پاکستان)

(۵) حسب استطاعت مہر مقرر کرنا سنت ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ص ۲۸۵، کتاب النکاح، باب الصداق، مکتبہ رحمانیہ پاکستان)

(۶) شادی کی پہلی رات جب بیوی سے تنہائی ہو تو بیوی کی پیشانی پکڑ کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَهَا وَخَیْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ
وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ ط

(ابو داؤد جلد ۱ص ۳۰۰ کتاب النکاح، باب جامع النکاح، مکتبہ امدادیہ، ملتان، پاکستان)

(ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب الصرف و مالا یجوز متفاضلاً یداً بید۔ ۲۲۵۲)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس کے عادات و اخلاق کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر اور اس کے اخلاق وعادات کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(۷) جب بیوی سے صحبت کا ارادہ کرے تو یہ دُعاء پڑھ لے اگر اولاد ہوگی تو اس پر شیطان مسلط نہیں ہوسکتا اور اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا، دعاء یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ط

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۷۷۶، کتاب النکاح، باب ما یقول الرجل إذا اتی اهله، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

ترجمہ: میں اللہ کا نام لے کر یہ کام کرتا ہوں اے اللہ ہم کو شیطان سے بچا اور جو اولاد ہم کو دے اس کو بھی شیطان سے دور رکھ۔

فائدہ: اس دعاء کو پڑھ لینے سے جو اولاد ہوگی اس کو شیطان کبھی ضرر نہ پہنچا سکے گا۔

(۸) ولیمہ: شبِ زُفاف گزارنے کے بعد اپنے عزیزوں دوستوں، رشتہ داروں اور مساکین کو ولیمہ کا کھانا کھلانا سنت ہے، ولیمہ کے لئے ضروری نہیں کہ بڑے پیمانے پر کھانا تیار کر کے کھلائے، تھوڑا کھانا حسب استطاعت تیار کر کے دوستوں، عزیزوں وغیرہ کو تھوڑا تھوڑا کھلانا بھی ادائیگیٔ سنت کے لئے کافی ہے۔ بہت ہی بُرا ولیمہ وہ ہے کہ مالدار و دنیادار لوگوں کو تو بلایا جائے مگر غریب مسکین، محتاج اور دیندار لوگوں کو دھتکار دیا جائے۔

ایسے برے ولیمہ سے بچنا چاہئے ولیمہ میں ادائیگی سنت کی نیت رکھو، دیندار، غریب اور محتاج لوگوں کو بلاؤ، امیروں میں سے بھی جس کو چاہے بلاؤ مگر غریبوں کو دھکے نہ دو، جب ولیمہ ناموری اور دکھاوے کے لئے یا لوگوں کی تعریف کے لئے کیا جائے تو اس کا کوئی ثواب نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غصہ کا اندیشہ ہے۔

موت اور اس کے بعد کی سنتیں

(۱) جب معلوم ہونے لگے کہ موت کا وقت قریب ہے تو اس وقت جو لوگ وہاں موجود ہوں اس کا منہ قبلہ کی طرف پھیر دیں۔ (مستدرک، حاکم ۱/ ۳۵۳)

(۲) جب موت قریب معلوم ہو تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى ط

ترجمہ: اے اللہ! مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے اوپر والے ساتھی میں پہنچا دے۔

(صحیح بخاری ۲/ ۹۳۹، کتاب الدعوات، باب دعاء النبی ﷺ اللهم الرفیق الاعلی، قدیمی کتب خانہ)

(۳) جب روح نکلنے کے آثار محسوس ہوں تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ ط

ترجمہ: اے اللہ! موت کی سختیوں اور سکرات کے موقع پر میری مدد فرما۔

(حصن حصین ص: ۳۸۶، دار الاشاعت، کراچی پاکستان)

(۴) جب موت واقع ہو جائے تو اہلِ تعلق یہ دُعاء پڑھیں:

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ط، اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا ط

ترجمہ: بیشک ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں، اے اللہ! میری مصیبت میں اجر دے، اور اس کے عوض مجھے اس سے اچھا بدل عنایت فرما۔

(حصن حصین ص: ۳۸۸)

(۵) روح نکل جانے کے بعد میت کی آنکھیں بند کریں۔

(۶) جو شخص میت کو تخت پر رکھنے کے لئے اُٹھائے یا جنازہ اُٹھائے تو بسم اللہ کہے۔
(حصن حصین ص: ۳۹۲، دارالاشاعت، کراچی پاکستان)

(۷) میت کو دفن کرنے میں جلدی کرنا سنت ہے۔

(۸) جب میت کو قبر میں رکھے تو یہ دُعاء پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط

(حصن حصین ص: ۳۹۸، دارالاشاعت، کراچی پاکستان)

(۹) میت کو داہنی کروٹ پر اس طرح لٹانا چاہئے کہ پورا سینہ کعبہ کی طرف ہو اور پشت کو قبر کی دیوار سے لگادے، آج کل لوگ صرف منہ کو کعبہ کی طرف کر دیتے ہیں اور چت لٹاتے ہیں کہ سینہ آسمان کی طرف ہوتا ہے، یہ بالکل خلاف سنت ہے۔
(طحطاوی/ ۳۳۴)

(۱۰) میت کے رشتہ داروں یعنی گھر والوں کو کھانا دینا مسنون ہے، اس کھانے کو تمام برادری یا رشتہ داروں کو جو رواجی طور پر ہو کھانا جائز نہیں، ناموری اور دکھاوے کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں جو موجود ہو دیدیا جائے۔ (جامع ترمذی، ابن ماجہ)

(۱۱) جب میت کے دفن سے حضور ﷺ فارغ ہوتے تو خود بھی دُعاء فرماتے اور دوسروں کیلئے فرماتے کہ اپنے بھائی کے لئے استغفار کرو اور ثابت قدم رہنے کی دُعاء کرو اللہ اُسے منکر نکیر کے جواب میں ثابت قدم رکھے۔ (حصن حصین، ایضاً)

فائدہ: دفن کے بعد مردہ کے لئے قبلہ رو ہو کر دعاء کرنا مسنون ہے لیکن نماز جنازہ کے بعد دعاء کرنا جیسا کہ آج کل رواج ہو گیا ہے جائز نہیں ہے بدعت ہے۔

(مرقاۃ ۴/ ۶۴، بحر الرائق ۲/ ۱۸۳)

(۱۲) قبر کو ایک بالشت زمین سے اونچی اونٹ کی کوہان کی طرح رکھے۔ قبر کو نہ زیادہ اونچی کرے نہ پختہ بنائے۔ (مدراج النبوۃ)

(۱۳) قبر پر پانی چھڑکنا سنت ہے۔ (درمختار، شامی)

معاشرت کی چند سنتیں

(۱) سلام کرنا مسلمانوں کے لئے بہت بڑی سنت ہے، حضور ﷺ نے اس کی بہت تاکید فرمائی ہے، اس سے آپس میں محبت بڑھتی ہے، ہر مسلمان کو سلام کرنا چاہئے، خواہ اسے پہچانتا ہو یا نہ۔ (بخاری) کیوں کہ سلام اسلامی حق ہے کسی کے جاننے اور شناسائی پر موقوف نہیں۔

(۲) بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر بچوں پر ہوا تو آپ ﷺ نے ان کو پہلے سلام کیا اس لئے بچوں کو بھی سلام کرنا سنت ہے۔
(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۱، کتاب الآداب، باب السلام، مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار، لاہور پاکستان)

(۳) سلام کرنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ زبان سے ”اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ“ کہے ہاتھ سے یا سر سے یا انگلی کے اشارے سے سلام کرنا یا اس کا جواب دینا سنت کے خلاف ہے، اگر دوری ہو تو زبان اور ہاتھ دونوں سے سلام کرے۔
(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۹۹ بحوالہ ترمذی)

(۴) کسی مسلمان بھائی سے ملاقات ہو تو سلام کے بعد مصافحہ کرنا مسنون ہے، عورت، عورت سے مصافحہ کر سکتی ہے۔ عورت اجنبی مرد سے مصافحہ نہیں کر سکتی ہے۔
(ابن ماجہ، ص: ۲۶۳، ابواب الادب، باب المصافحہ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۵) کسی مجلس میں جاؤ تو جہاں موقع ملے اور جگہ ملے بیٹھ جاؤ، دوسروں کو اُٹھا کر خود بیٹھ

جانا گناہ کی بات اور مکروہ ہے۔

(صحیح مسلم ج ۲/ ۲۱۷، کتاب السلام، باب من اتی مجلسا فوجد فرجۃ فجلس فیہا والا وراءہم، قدیمی کتب خانہ)

(۶) اگر کوئی شخص آپ سے ملنے آئے تو آپ اپنی جگہ سے ذرا سے کھسک جائیں چاہے مجلس میں گنجائش نہ ہو یہ بھی سنت ہے اس میں اس آنے والے کا اکرام ہے۔

(۷) کہیں اگر صرف تین آدمی ہوں تو ایک کو چھوڑ کر کانا پھوسی (سرگوشی) کی اجازت نہیں کہ خواہ مخواہ اس کا دل شبہات کی وجہ سے رنجیدہ ہوگا اور مسلمان بھائی کو رنجیدہ کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

(صحیح مسلم ج ۲ص ۲۱۹، کتاب السلام، باب تحریم مناجاۃ الاثنین دون الثالث بغیر رضاہ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۸) کسی کے مکان پر جانا ہو تو اس سے اجازت لے کر داخل ہونا چاہئے۔

(سنن ابن ماجہ، ص: ۲۶۳، ابواب الادب، باب الاستیذان، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۹) جب جمائی آوے تو سنت ہے کہ اس کو روکنے کی مقدور بھر کوشش کرے۔ (بخاری) اور اگر منہ کوشش کے باوجود بند نہ رکھ سکے تو بائیں ہاتھ کی پشت کو منہ پر رکھ لے اور ہاہا کی آواز نہ نکالے کہ یہ حدیث میں ممنوع ہے۔

(صحیح بخاری ج ۲ص ۹۱۹، کتاب الآداب، باب اذا تثاءب فلیضع یدہ علی فیہ، مسلم ۲/ ۴۱۲، ۴۱۳۔ قدیمی کتب خانہ)

(۱۰) اگر کسی کا اچھا نام سنو تو اُسے اپنے مقصد کے لئے نیک فال سمجھنا سنت ہے اور اس سے خوش ہونا بھی سنت ہے، بدفالی لینے کو سخت منع فرمایا گیا ہے، جیسے راستہ چلتے کسی کو چھینک آگئی تو یہ سمجھنا کہ کام نہ ہوگا یا کوّا بولا، یا بندر نظر آگیا یا اُلّو بولا تو ان سے آفت آنے کا گمان کرنا سخت نادانی اور بالکل بے اصل اور غلط اور گمراہی کا عقیدہ ہے اسی طرح کسی کو منحوس سمجھنا یا کسی دن کو منحوس سمجھنا بہت بُرا ہے۔ غیر اسلامی عقائد ہیں، مسلمانوں کو بچنا ضروری ہے۔ (مرقاۃ ۹/ ۲، ۶)

سنت پر عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ کا محبوب ہو جاتا ہے اس لئے اہتمام سے اس پر اخلاص کے ساتھ عمل کرنا چاہئے۔

بعض عادات وخصائل نبوی ﷺ اور متفرق سنتیں

(۱) **سنت:** جب آپ ﷺ چلتے تھے تو لوگوں کو آگے سے ہٹایا نہیں جاتا تھا۔

(۲) **سنت:** آپ ﷺ جائز کام کو منع نہیں فرماتے تھے اگر کوئی سوال کرتا اور اس کو پورا کرنے کا ارادہ ہوتا تو پورا کر دیتے ورنہ خاموش ہو جاتے۔

(۳) **سنت:** آپ ﷺ اپنا چہرہ کسی سے نہ پھیرتے جب تک وہ نہ پھیرتا اور اگر کوئی چپکے سے بات کہنا چاہتا تو آپ کان اس کی طرف کر دیتے اور جب تک وہ فارغ نہیں ہوتا آپ کان نہیں ہٹاتے۔

(۴) **سنت:** جب آپ ﷺ کسی کو رخصت فرماتے تو یہ دُعا دیتے:

اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکُمْ وَاَمَانَتَکُمْ وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکُمْ ط

(جامع ترمذی ج ۲ص ۱۸۲، ابواب الدعوات، باب مایقول إذا ودع إنسانا، ایچ۔ایم۔سعید کمپنی پاکستان)

(۵) **سنت:** جب آنحضرت ﷺ کوئی پسندیدہ چیز دیکھتے تو فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ ط

اور جب ناگواری کی حالت پیش آتی تو فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ ط

(۶) **سنت:** جب کوئی ملتا تو پہلے آپ ﷺ سلام کرتے تھے۔ (شمائل ترمذی، ص ۲، سعید کمپنی)

(۷) **سنت:** جب کسی چیز کو کروٹ کی طرف سے دیکھتے تو پورا چہرہ پھیر کر دیکھتے،

متکبروں کی طرح کنکھیوں سے نہ دیکھتے۔

(شمائل ص ا: باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ، سعید کمپنی)

(۸) **سنّت:** نگاہ نیچی رکھتے تھے، غایت حیا کی وجہ سے نگاہ بھر کر نہ دیکھتے۔ (خصائل/ ۱۲)

(۹) **سنّت:** برتاؤ میں سختی نہ فرماتے تھے، نرمی کو پسند فرماتے تھے، آپ انتہائی نرم مزاج، حلیم الطبع اور رحم دل تھے۔ (مشکوٰۃ/ ۵۱۲، بہشتی زیور ۸/ ۴،۵)

(۱۰) **سنّت:** حضور ﷺ چلتے وقت پاؤں اُٹھاتے تو قدم قوت سے اُٹھتا تھا اور قدم اس طرح رکھتے تھے کہ ذرا آگے کو جھک جاتے، تواضع کے ساتھ قدم بڑھا کر چلتے گویا کسی بلندی سے پستی میں اتر رہے ہوں۔ (خصائل شرح شمائل/ ۱۲، ۷۳)

(۱۱) **سنّت:** سب میں ملے جُلے رہتے تھے (یعنی شان بنا کر نہ رہتے تھے) بلکہ کبھی کبھی مزاح بھی فرما لیتے تھے۔ (بہشتی زیور ۸/ ۴)

(۱۲) **سنّت:** اگر کوئی غریب آتا یا بڑھیا آپ ﷺ سے بات کرنا چاہتی تو آپ ﷺ سڑک کے کنارے سننے کے لئے بیٹھ جاتے۔ (بہشتی زیور ۸/۴)

(۱۳) **سنّت:** نماز میں قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تو سینہ مبارک سے ہانڈی کے کھولنے کی سی صدا آتی، خوفِ خدا کی وجہ سے یہ حالت ہوتی تھی۔ (شمائل/ ۱۸۸)

(۱۴) **سنّت:** گھر والوں کا بہت خیال رکھتے تھے کہ کسی کو آپ ﷺ سے تکلیف نہ پہنچے اسی لئے رات کو باہر جانا ہوتا تو آہستہ سے اُٹھتے، آہستہ سے جوتا پہنتے، آہستہ سے کواڑ کھولتے اور آہستہ سے باہر چلے جاتے اسی طرح گھر میں تشریف لے جاتے تو آہستہ سے آتے تاکہ سونے والوں کو تکلیف نہ ہو اور کسی کی نیند خراب نہ ہو جائے۔

(مشکوٰۃ/ ۲۸۰، بہشتی زیور ۸/۴)

(۱۵) **سنّت:** جب چلتے تو نگاہ نیچی زمین کی طرف رکھتے، مجمع کے ساتھ چلتے تو سب سے پیچھے ہوتے، اور کوئی سامنے سے آتا تو سب سے پہلے سلام آپ ﷺ ہی کرتے۔ (شمائل ترمذی/۱۲)

(۱۶) **سنّت:** کسی قوم کا باوقار آدمی ہو تو اس کے ساتھ عزت سے پیش آنا۔

(۱۷) **سنّت:** اپنے اوقات میں سے کچھ وقت اللہ کی عبادت کے لئے کچھ گھر والوں کے حقوق ادا کرنے کے لئے جیسے ان سے ہنسنا بولنا، اور ایک حصہ اپنے بدن کی راحت کے لئے نکالنا۔

(شمائل ترمذی، ص: ۱۸، باب ماجاء فی عبادۃ رسول اللہ ﷺ، ایچ۔ ایم سعید کمپنی)

(۱۸) **سنّت:** سرورِ دو عالم ﷺ پر درود شریف پڑھتے رہنا۔ (نشر الطیب/ ۱۷۰)

(۱۹) **سنّت:** پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا، بڑوں کی عزت کرنا اور چھوٹوں پر رحم کرنا۔

(۲۰) **سنّت:** کوئی رشتہ دار بد سلوکی کرے تو اس کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آنا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۳، کتاب الاداب، باب البر والصلۃ، مکتبہ رحمانیہ)

(۲۱) **سنّت:** جو لوگ دنیا کے اعتبار سے کمزور ہیں ان کا خیال رکھنا۔

(۲۲) **سنّت:** داہنی یا بائیں جانب تکیہ لگانا۔

(شمائل ترمذی، ص: ۹، باب ماجاء فی تکاۃ ﷺ، ایچ۔ ایم سعید کمپنی پاکستان)

(۲۳) **سنّت:** بیوی کا دل خوش کرنے کے لئے اس سے مزاح کرنا اور ہنسی کی بات کرنا بھی سنت ہے۔ (فضائل شرح شمائل/۱۹۸)

(۲۴) **سنّت:** بعد نماز فجر سے اشراق تک آپ ﷺ مسجد میں مربع آلتی پالتی بیٹھتے تھے نیز اپنے اصحاب میں بھی آپ ﷺ مربع بیٹھتے تھے۔ (فضائل شرح شمائل/۷۶)

البتہ چھوٹوں کو بڑوں کے سامنے دو زانو بیٹھنا اقرب الی التواضع لکھا ہے۔ (شامی ج/۱)

(۲۵) **سنّت:** اپنے مسلمان بھائی سے کشادہ چہرہ (خوشی کے ساتھ) سے ملنا۔

(شمائل ترمذی ص: ۱۵، ۲۳، باب ماجاء فی ضحک رسول اللہ ﷺ، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ، سعید کمپنی)

(۲۶) **سنّت:** سواری پر اس کے مالک کو آگے بیٹھنے کے لئے کہنا اور بدون اس کی صریح اجازت کے آگے نہ بیٹھنا سنت ہے، اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَآبَّتِکَ الخ۔
ترجمہ: آپ اپنی سواری کے آگے بیٹھنے کے زیادہ حقدار ہیں۔ (مشکوٰۃ)

رسول اللہ ﷺ کی چالیس احادیث

(۱) حضرت کعب بن احبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسولِ مقبول ﷺ نے فرمایا جنت میں کوئی جنت جنت الفردوس کے برابر نہیں ہے، وہ اعلیٰ اور افضل درجہ کی جنت ہے۔ فردوس کا مطلب ہے انگور کا باغ۔

(۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "لوگو! جب تم اللہ سے جنت مانگو تو جنت الفردوس مانگا کرو کیونکہ جنت الفردوس ساری جنتوں سے اوپر ہے، جنت الفردوس کے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے۔ (اصحاب السنن)

(۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک انسان کے لئے خوش نصیبی یہ ہے کہ اس کی عمر لمبی ہو اور اُسے اللہ تعالیٰ توبہ اور اپنی طرف رجوع ہونے کی توفیق عطاء کرے۔ (حاکم)

(۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب نبیٔ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص یہ چاہے کہ بہت بڑے عابد سے آگے بڑھ جائے اُسے چاہئے کہ گناہوں سے دور رہے۔ (ابویعلیٰ)

مطلب یہ ہے کہ گناہوں سے بچنا بھی بہت بڑی عبادت ہے۔

(۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ساری اولاد آدم گنہگار ہے، لیکن گنہگاروں میں سب سے بہتر گنہگار وہ لوگ ہیں جو توبہ کرتے رہتے ہیں۔ (ابن ماجہ ص: ۳۱۳ کتاب الزھد، باب ذکر التوبۃ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری شکلوں اور صورتوں کو اور جسموں کو نہیں دیکھتے بلکہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کو دیکھتے ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف)

(۷) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی اس حالت میں وفات ہوئی کہ اس کا ایمان ویقین یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

(۸) حضرت عبادہ ابن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یقین کے ساتھ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو ایسے شخص پر آگ کا عذاب حرام کیا گیا ہے۔
مطلب یہ ہے کہ توحید اور رسالت کا اقرار کرنے والا کسی بھی طرح جنت میں داخل ہوگا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

(۹) حضرت ابوفراش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے جناب نبی کریم ﷺ سے دریافت فرمایا یارسول اللہ! ﷺ ایمان کیا ہے؟
آپ ﷺ نے فرمایا نیت کو صاف رکھنا، مطلب یہ ہے کہ جو بھی کام کرے وہ صرف اللہ ہی کے لئے کرے۔ (بیہقی)

(۱۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبیٔ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا،

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ میں بندہ کے گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں، اس کو اختیار ہے کہ میرے ساتھ جیسا بھی گمان رکھے۔

(بخاری شریف، کتاب التوحید۔ رقم الحدیث ۴۰۵)

(۱۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے ساتھ اچھا، نیک گمان رکھنا سب سے اچھی عبادت ہے۔

(مسلم شریف، کتاب الدعاء، رقم الحدیث: ۲۶۷۵)

(۱۲) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص فتنہ وفساد کے زمانہ میں میری سنت پر مضبوطی سے قائم رہے گا اس کو ۱۰۰ / سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ (بیہقی)

یعنی کہ جب لوگ پیغمبروں کی سنتوں سے بے پروائی کرتے ہو یا سنت پر عمل کرنے والے کا مذاق اڑاتے ہوں تو ایسی خرابیوں کے زمانہ میں کوئی شخص لوگوں کی پرواہ کئے بغیر سنت پر عمل کرے گا تو ایسے شخص کو یہ ثواب ملے گا۔

(۱۳) حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے علم کا باب اس لئے سیکھا کہ لوگوں کو اس کی تعلیم دے تو اللہ تعالیٰ اسے ۷۰ / ستر صدیقوں کا ثواب عطا کرے گا۔ (ابومنصور)

(۱۴) حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص خداوندی احکام کی ایک بات یا دو باتیں یا تین باتیں یا چار باتیں یا پانچ باتیں سیکھتا ہے اور وہ لوگوں کو سکھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل کرے گا۔ (ابونعیم)

(۱۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کا سب سے اچھا صدقہ یہ ہے کہ خود علم سیکھے اور اپنے مسلمان بھائی کو بھی سکھائے۔ (ابن ماجہ، ص: ۱۲۲، باب ثواب مسلم الناس الخیر، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۱۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عالم کو عابد پر ۷۰ / ستر درجہ فضیلت ہے ہر درجہ کے درمیان ۷۰ / ستر سال تیز رفتار گھوڑے کے دوڑنے سے بھی زیادہ فاصلہ ہے۔ (اصبہانی)

(۱۷) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک فقیہ عالم شیطان پر ایک ہزار عبادت گزاروں سے زیادہ بھاری ہے۔

(ابن ماجہ، ص: ۲۰، باب فضل العلماء، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۱۸) حضرت ابوایوب سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چار چیزیں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہیں: (۱) حیا رکھنا (۲) عطر لگانا (۳) نکاح کرنا (۴) مسواک کرنا۔ (ترمذی شریف)

(۱۹) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "وضو کرنے کے بعد دو رکعت تحیۃ الوضوء" پڑھنے سے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (مسلم شریف جلد ۱، ص ۱۲۲، کتاب الطہارۃ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۲۰) امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص موذن کے جواب میں وہی الفاظ بولے یعنی کہ اذان کے الفاظ لیکن "حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ" اور "حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ" کے جواب میں "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" کہتا ہے تو وہ شخص جنت میں جائے گا۔

(مسلم شریف جلد ۱، ص ۱۶۷، کتاب الصلوٰۃ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۲۱) حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان کا کتنا ثواب ہے تو وہ (اذان دینے کے لئے) تلواروں سے مقابلہ کر کے (سبقت لے کر اذان دینے کی) کوشش کرنے لگیں۔ (احمد)

(۲۲) حضرت عثمان ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضو کرتا ہے اور وضو بھی اچھے طریقے سے کرتا ہے پھر (کوئی سی فرض) نماز ادا کرتا ہے تو اس کے (صغیرہ) گناہ اس نماز سے لے کر اگلی نماز کے درمیان تک کے معاف کر دیئے جاتے ہیں حتی کہ وہ اس نماز کو ادا کرے۔ (سنن نسائی ا/ ۳۴ ثواب من توضأ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۲۳) حضرت ابو قرصافہ ؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مساجد تعمیر کرو اور ان سے کوڑا کرکٹ باہر نکالا کرو پس جو شخص خالص اللہ کی رضا کے لئے مسجد بنوائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں محل بنائیں گے۔
ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اور وہ مسجدیں جو راستوں پر بنی ہوتی ہیں (جن کا کوئی صفائی کرنے والا نہیں ہوتا؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ان سے کوڑا کرکٹ صاف کرنا حور عین کا حق مہر ہے۔ (طبرانی)

(۲۴) حضرت انس ابن مالک ؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص چالیس دن تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ جماعت سے نماز ادا کرے اس کیلئے دو آزادیاں لکھ دی جاتی ہیں (۱) دوزخ سے آزادی (۲) منافقت سے آزادی۔ (جامع ترمذی ج ا ص ۵۶، ابواب الصلوٰۃ، باب فی فضل التکبیرۃ الاولیٰ، ایچ۔ایم سعید کمپنی)

(۲۵) حضرت انس ابن مالک ؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تین باتیں کفارات ہیں، تین باتیں درجات ہیں اور تین باتیں منجیات

ہیں یعنی نجات دلانے والی:

(۱) **کفّارات**: یعنی چھٹکارا دلانے والی (گناہ دور کرنے کا بدلہ کی) تین باتیں: (۱) سردی کے موسم میں اچھی طرح وضو کرنا (۲) ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا (۳) جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے چلنا۔

(۲) **درجات** کی تین باتیں: (۱) کھانا کھلانا (۲) خوب سلام کرنا (۳) رات کو جب لوگ سوتے ہوں اس وقت نماز پڑھنا۔

(۳) **منجیات**: (۱) غصہ اور خوشی دونوں حالتوں میں عدل و انصاف کرنا (۲) غریبی اور مالداری دونوں حالتوں میں درمیانی رہنا اور (۳) ظاہری اور باطنی دونوں طرح اللہ سے ڈرتے رہنا۔ (بیہقی، بزار)

(۲۶) حضرت سہل بن معاذ ؓ اپنے والد ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح کی نماز کا سلام پھیر کر اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھا رہے حتی کہ چاشت کی دو رکعت ادا کرے اور اچھی بات کرے تو اس کے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں چاہے سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہی کیوں نہ ہوں۔ (سنن ابی داؤد ج ا ص ۱۸۹، کتاب الصلوٰۃ، باب صلوٰۃ الضحیٰ، مکتبہ امدادیہ ملتان، پاکستان)

(۲۷) حضرت ثوبان ؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو مجھے ذمہ دیدے کہ لوگوں سے سوال نہیں کروں گا تو میں ایسے شخص کے لئے جنت کا ذمہ لینے کے لئے تیار ہوں۔
(سنن نسائی ج ا ص ۳۶۲، کتاب الزکوٰۃ، فضل من لا یسأل النّاس، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۲۸) حضرت عبداللہ ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرنے کیلئے نکلا اس

کیلئے یہ دس سال کے اعتکاف سے بہتر ہے اور جس نے اللہ عزوجل کی خوشنودی کی خاطر ایک دن کا اعتکاف کیا، اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان تین خندقیں حائل کر دیں گے، ہر خندق مشرق و مغرب سے زیادہ وسیع ہوگی۔ (طبرانی)

(۲۹) حضرت سہل بن حنیف ؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے سچے دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت کو طلب کیا اللہ تعالیٰ اس کو شہداء کے درجات تک پہنچا دیں گے اگرچہ اس کی وفات بستر پر کیوں نہ ہو۔

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۴۱۔ کتاب الامارۃ، باب استحباب طلب الشہادۃ فی سبیل اللہ تعالیٰ، قدیمی کتب خانہ)

(۳۰) حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص پورے دن اپنے ہاتھ سے محنت کرنے کی بنا پر تھک گیا ہو اور ایسی حالت میں شام ہوگئی ہو تو اس شخص کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (طبرانی)

(۳۱) حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک صادق اور امین سوداگر قیامت میں، جنت میں انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ رہے گا۔ (ترمذی، باب ماجاء فی التجارۃ)

(۳۲) حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر کبھی کوئی لقمہ ہاتھ سے گر جائے تو اُسے صاف کر کے کھالو، اس کو شیطان کیلئے مت چھوڑو، کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لو، کسے خبر ہے کہ کس کھانے میں برکت ہے جو شخص کھانے کے بعد یہ الفاظ کہے گا تو اللہ اس شخص کے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے، وہ الفاظ یہ ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ

غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ ط

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری طاقت و کوشش کے بغیر یہ کھانا کھلایا۔

(ترمذی، باب مایقول إذا فرغ من الطعام، ابواب الدعوات، ابوداؤد، کتاب اللباس)

(۳۳) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے ماہ رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسا کہ وہ اس دن ہوتا ہے جس دن اس کو اس کی ماں نے جنا ہو۔ (طبرانی)

(۳۴) حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک درخت ایسا ہے جس کے اوپر کے حصہ سے پوشاکیں نکلیں گی اور نیچے کے حصہ سے سونے کا گھوڑا جس کی زین اور لگام موتی اور یاقوت کی لگی ہوگی، نہ تو یہ لید کرے گا، نہ پیشاب کرے گا، اس کے پر بھی ہوں گے اس کا قدم تاحد نگاہ پڑے گا اس پر جنتی سوار ہوں گے اور یہ ان کو اُٹھا کر اُڑے گا جہاں یہ چاہیں گے، پس جو لوگ ان جنتیوں سے نچلے درجہ میں ہوں گے وہ عرض کریں گے یارب تیرے یہ بندے اس بڑی عظمت کو کیسے پہنچے؟ ان سے کہا جائے گا یہ رات کو نوافل پڑھتے تھے، جب تم سوئے ہوتے تھے اور یہ (نفلی) روزے رکھا کرتے تھے جب تم کھاتے پیتے تھے اور یہ (اللہ کی راہ میں جہاد کرتے تھے جب تم بُزدلی دکھاتے تھے۔ (کتاب التہجد ابن ابی الدنیا)

(۳۵) حضرت عبداللہ ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے

ارشاد فرمایا جو بندہ رات کو عبادت کرنے کے خاطر کم کھائے یا کم پیئے تو اس کے گرد حوریں جمع رہتی ہیں۔ (طبرانی)

(۳۶) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن لوگ جب تک حساب وکتاب میں پھنسے ہوئے ہوں گے وہاں تک صدقہ وخیرات کرنے والا اپنی خیرات کے سایہ میں ہوگا۔ (احمد، ابن خزیمہ)

(۳۷) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ کے لئے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے اس شخص کو اللہ تعالیٰ دوزخ سے ۷۰ ؍ستر سال کے راستہ کے فاصلہ کے برابر دور کر دیتے ہیں۔

(صحیح مسلم ج ۱ص ۳۶۴، کتاب الصیام، باب فضل الصیام فی سبیل اللہ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۳۸) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کے لئے ایک دن کا روزہ رکھے تو روزہ دار اور جہنم کے درمیان ایک ایسی خندق قائم کر دی جائے گی جس کا فاصلہ آسمان و زمین کے درمیان کے برابر کا ہوگا۔ (طبرانی)

(۳۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر کوئی شخص ایک دن کا نفلی روزہ رکھے، پھر اس کو روئے زمین کے برابر سونا دیا جائے تو اس کا ثواب روز قیامت کے دن سے پہلے کوئی نہیں چکا سکتا۔ (مسند ابویعلی، طبرانی)

(۴۰) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حاجی (قیامت کے دن) گھر کے ۴۰۰ ؍چار سو افراد کے متعلق شفاعت کرے گا یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ (وہ) اپنے گھر کے (چار سو افراد کی

شفاعت کرے گا) اور اپنے گناہوں سے اس طرح سے نکلے گا جیسا کہ اس کی ماں نے اس کو اسی دن جنا ہو۔ (اخرجہ البزار باسنادہ فیہ راو لم یسم)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پر عمل کی توفیق نصیب فرماوے۔ (آمین)

وہ چلتے گئے تو انہیں منزلوں نے پناہ دے دی
ہمیں وسوسوں نے ڈرا دیا ہم قدم قدم پر رک گئے







اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط

باب ۸

فضائل جمعہ

* جمعہ کے دن کے نوؔ اعمال *

مذکورہ نوؔ اعمال پر جمعہ کے دن عمل کرنے سے ایک سال کے روزے اور ایک سال کی نماز کا ثواب ہر قدم پر ملتا ہے۔

(۱) جمعہ کے دن سویرے جلدی اُٹھنا۔

(۲) غسل کرنا۔ (صحیح مسلم ج ا ص ۲۷۹، کتاب الجمعہ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۳) اچھے اور صاف کپڑے پہننا۔ (ابو داوٗد باب فی الغسل للجمعۃ)

(۴) مسجد میں جلدی جانے کی فکر کرنا۔ (صحیح مسلم ۱/ ۲۸۰)

(۵) مسجد پیدل جانا۔ (ابن ماجہ ص: ۵۶، کتاب الصلوٰۃ، باب المشی الی الصلوٰۃ، قدیمی کتب خانہ)

(۶) امام کے قریب بیٹھنے کی کوشش کرنا۔ (ابن ماجہ ص: ۷۶، باب ماجاء فی غسل یوم الجمعۃ)

(۷) اگر صفیں پُر ہوں تو لوگوں کی گردنیں پھاند کر آگے نہ بڑھنا۔ (ابو داوٗد)

(۸) کوئی فضول کام نہ کرنا یعنی مثلاً اپنے کپڑوں سے یا بالوں سے لہو ولعب نہ کرنا۔ انگلیاں نہ چٹکھانا۔ (ابن ماجہ)

(۹) خطبہ غور سے سننا۔ (صحیح مسلم ج ا ص ۲۸۱)

علاوہ ازیں جمعہ کے دن جو سورۂ کہف آہستہ پڑھے گا اس کیلئے عرش کے نیچے سے آسمان کے برابر بلند ایک نور ظاہر ہو گا جو قیامت کے اندھیرے میں اس کے کام آویگا